باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR

22 رجب المرجب 1446ھ | مطابق 23 جنوری 2025ء | بروز چہارشنبہ | جلد:(۵) | شمارہ:(۲۳) | صفحات:(۸)

کاریگر
دی مینس ویر
کرتا پائجامہ، سدری، ٹوب، شیروانی
اور مردانہ ملبوسات کا شاندار و معیاری کلکشن
ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

ظلم کی سیاہ رات ڈھلی نہیں

غزہ سے 120 بوسیدہ لاشیں برآمد، مغربی کنارے میں بھی 10 فلسطینی شہید

غزہ۔22رجنوری (ایجنسی) غزہ میں جنگ بندی کے بعد اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے کو ہدف بنالیا۔اسرائیلی فوج نے غزہ جنگ بندی کے بعد منظم ہوکر مغربی کنارے میں اپنی عسکری کارروائیاں بڑھا دیں۔عالمی خبررساں ادارے کے مطابق اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے کو غزہ کی طرح نشانہ بنانا شروع کردیا۔اسرائیلی فوج نے آج مسلسل دوسرے روز بھی مغربی کنارے کے شہر جنین میں ملٹری آپریشن کیا جس کے دوران 10 فلسطینی شہید ہوگئے۔فلسطینی اتھارٹی کے محکمہ صحت نے بتایا کہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کی بربریت میں درجن سے زائد فلسطینی نوجوان زخمی بھی ہوئے۔ادھر سول ڈیفنس کے عملے نے انکشاف کیا ہے کہ جنگ بندی کے بعد عمارتوں کا ملبہ ہٹانے کے دوران دوروز میں 120 لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔یہ لاشیں مسخ اور بوسیدہ ہوکر ناقابل شناخت ہیں۔جنھیں فرانزک لیب بھیجا جائے گا۔ان میں زیادہ تر خواتین اور بچوں کی لاشیں ہیں۔ یاد رہے کہ غزہ پر 7اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیل بمباری میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 47ہزار 107 ہے جب کہ 1لاکھ 11ہزار 139 زخمی ہیں۔شہید اور زخمی ہونے والوں میں نصف تعداد خواتین اور بچوں کی ہے جب کہ لاکھوں افراد بے گھر ہوگئے اور پناہ گزین کیمپوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔

حماس اگلے مرحلے میں چار اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرے گا

غزہ، 22جنوری (ایجنسی) حماس کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ قیدیوں کے

اگلے تبادلے میں چار خواتین یرغمالیوں کو جنگ بندی کی شرائط کے تحت رہا کیا جائے گا، جس کا مقصد غزہ میں 15 ماہ سے جاری جنگ کو ختم کرنا ہے۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق حماس کے عہدیدار نے بتایا کہ چار اسرائیلی خواتین یرغمالیوں کو ہفتے کے روز فلسطینی قیدیوں کے دوسرے گروپ کے بدلے رہا کردیا جائے گا۔واضح رہے کہ تین اسرائیلی یرغمالی خواتین، 15 ماہ سے زائد قید میں رہنے کے بعد اتوار کو رہائی ملنے کے بعد اپنے اہل خانہ سے مل گئیں۔ چند گھنٹے بعد اسرائیلی جیل سے 90 فلسطینی قیدیوں کو رہا کردیا گیا۔جنگ بندی معاہدے کے تحت رہائی پانے والی اسرائیلی خواتین کی اہلخانہ سے ملاقات کی ویڈیو بھی وائرل ہوگئی تھی۔اسرائیلی میڈیا کی جانب سے قیدیوں کے تبادلے کے مناظر بڑی اسکرینوں پر براہ راست دکھائے گئے جبکہ حماس کی جانب سے رہا کی گئی اسرائیلی خواتین کو تحفہ بھی دیا گیا جسے انہوں نے خوشی سے قبول کرلیا۔رہائی پانے والی اسرائیلی خواتین کو ریڈکراس کی ٹیم نے اسرائیلی فوجی اہلکاروں کے حوالے کیا جہاں سے انہیں پہلے فوجی یونٹ اور پھر اسپتال منتقل کیا گیا۔رہائی پانے والی خواتین کو اسرائیل نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسپتال منتقل کیا جہاں ان کی اہلخانہ سے ملاقات ہوئی۔

بامبے ہائی کورٹ کی ای ڈی کو سخت پھٹکار

بے وجہ منی لانڈرنگ مقدمہ چلانے پر لگایا 1 لاکھ کا جرمانہ

ممبئی۔22رجنوری (ایجنسی) بامبے ہائی کورٹ نے ایک معاملے کی سماعت کے دوران انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جم کر کلاس لی۔ایک شخص پر بے وجہ منی لانڈرنگ مقدمہ شروع کرنے کی پاداش میں ای ڈی کو یہ پھٹکار لگائی گئی۔ہائی کورٹ نے اس معاملے میں ای ڈی پر ایک لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔عدالت نے سخت تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی ایجنسیوں کو قانون کے دائرے میں رہ کر کام کرنا چاہیے۔ای ڈی پر جرمانہ لگاتے ہوئے جسٹس ملند جادھو کی سنگل بنچ نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو ایک 'سخت پیغام' جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ شہریوں کو پریشان نہ کیا جائے۔جسٹس جادھو نے سماعت کے دوران کہا" یہ دیکھا گیا ہے کہ منی لانڈرنگ کی سازش خفیہ طور سے کی جاتی ہے اور چپ چاپ انجام دی جاتی ہے۔میرے سامنے ابھی جو معاملہ ہے وہ منی لانڈرنگ روک تھام ایکٹ کے عمل درآمد کی آڑ میں ہراساں کرنے کا ایک کلاسک معاملہ دکھائی دے رہا ہے۔اس معاملے میں شکایت کنندہ کے ساتھ ساتھ ای ڈی کی کارروائی صاف طور پر بدنیتی پر مبنی ہے اور اس کے لیے سخت سزا دی جانی چاہیے۔ای ڈی جیسی مرکزی ایجنسیوں کو ایک سخت پیغام دینا چاہیے کہ انہیں قانون کے دائرے میں رہنا چاہیے، وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے اور شہریوں کو اس طرح پریشان نہیں کر سکتے۔" دراصل معاملہ یہ ہے کہ ایک پراپرٹی خریدار نے راکیش جین نام کے ایک رئیل اسٹیٹ ڈیولپر پر ضابطوں کی خلاف ورزی کا معاملہ درج کرایا تھا۔یہ شکایت ولے پرلے پولیس تھانہ میں درج کرائی گئی تھی۔اس کی بنیاد پر ای ڈی نے راکیش جین کے خلاف منی لانڈرنگ کیس کی جانچ شروع کردی تھی۔یہ معاملہ اگست 2014 کا ہے۔خصوصی عدالت نے ای ڈی کی طرف سے دائر استغاثہ پر اگست 2014 میں نوٹس جاری کیا تھا۔اب منگل (21جنوری) کو ہائی کورٹ نے اس معاملے میں راکیش جین کے خلاف خصوصی عدالت کی طرف سے جاری نوٹس کو رد کردیا ہے۔

'پشپک ایکسپریس' میں آگ کی افواہ سے کودے مسافروں کو 'کرناٹک ایکسپریس' نے کچل دیا

ایک درجن سے زائد ہلاکتیں اور متعدد افراد زخمی۔زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال میں علاج کے لیے داخل کیا گیا

جلگاؤں۔22رجنوری (ایجنسی) مہاراشٹر کے جلگاؤں واقع پرانڈا ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک خوفناک حادثہ پیش آیا ہے جس میں کئی لوگوں کی موت کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 'پشپک ایکسپریس' میں آگ لگنے کی افواہ سے بڑی تعداد میں مسافر ٹرین سے کود کر نیچے اترے۔ اسی درمیان دوسرے ٹریک پر آرہی ٹرین نے کئی مسافروں کو کچل دیا۔کچھ میڈیا رپورٹس میں ایک درجن سے زائد افراد کی ہلاکتوں کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے، اور کم ازکم 2 درجن افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔اس حادثہ کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے ایک افسر نے بتایا کہ مہاراشٹر کے جلگاؤں ضلع میں چین پلنگ کے بعد پٹری پر آئی دوسری ٹرین نے مسافروں کو کچل دیا ہے۔خبررساں ایجنسی اے این آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق پشپک ٹرین کے کئی مسافر ٹرین میں آگ لگنے کی افواہ سے نیچے اتر گئے اور پھر اپنے کوچ کے سامنے کھڑے ہوکر حقیقت کا پتہ کرنے لگے۔اس دوران دوسرے ٹریک پر کرناٹک ایکسپریس آئی جس کی زد میں کئی مسافر آگئے۔حادثے کی جانکاری ملتے ہی ریلوے کے افسران اور دیگر اہلکار جائے وقوع پر پہنچ گئے ہیں۔ایک میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پشپک ایکسپریس پرانڈا ریلوے اسٹیشن پہنچنے والی تھی، تبھی ٹرین کے موٹر مین نے بریک لگایا تو پہیوں سے آگ کی چنگاری نکلنے لگی۔اس سے مسافروں میں آگ کا خوف پیدا ہوگیا اور یہ افواہ تیزی کے ساتھ ایک کوچ سے دوسرے کوچ میں پھیل گئی۔اس افواہ سے خواتین و بچوں میں افراتفری پیدا ہوگئی۔ٹرین میں بیٹھے کئی لوگ جلد از جلد کوچ سے اترنے کو بے تاب نظر آئے۔کچھ ڈرے سہمے لوگوں نے رکتی ہوئی ٹرین سے کودنا بھی شروع کردیا۔افواہ کی وجہ سے ٹرین سے اترنے والے مسافروں کی تعداد تقریباً 40 بتائی جارہی ہے۔ان میں سے بیشتر مسافروں نے دوسرے ٹریک پر آرہی کرناٹک ایکسپریس کو نہیں دیکھا، نتیجہ کار وہ اس کی زد میں آگئے۔مہلوکین اور زخمیوں کی حتمی تعداد فی الحال سامنے نہیں آئی ہے، لیکن ایسے اندیشے ظاہر کیے جارہے ہیں کہ کم ازکم 12 لوگوں کی موت جائے وقوع پر ہی ہوگئی۔زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا ہے۔

حماس کے مسلح جنگجو سڑکوں پر نکل آئے، غزہ پر کنٹرول حاصل کرلیا

غزہ۔21رجنوری (ذرائع) 19 جنوری سے غزہ جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کا معاہدہ نافذ العمل ہے۔تین یرغمالیوں کے بدلے 90 فلسطینیوں کو اسرائیل نے رہا کردیا

ہے۔غزہ کے خیمہ کیمپوں میں زندگی بسر کرنے پر مجبور فلسطینی اب تباہ شدہ مکانات کا رخ کررہے ہیں۔ایسے حالات میں ایک مرتبہ پھر حماس تیزی سے غزہ کا کنٹرول سنبھالتے نظر آرہی ہے۔اتوار کے روز تین اسرائیلی یرغمالیوں کو ریڈ کراس کے حوالے کرنے کا منظر کافی فلمی تھا۔اس وقت درجنوں نقاب پوش حماس کے جنگجوؤں نے کیمروں کے سامنے پریڈ کی اور گاڑیوں کو گھیرے ہوئے سیکڑوں کے ہجوم کو روک لیا۔غزہ کے دیگر مقامات کے مناظر اس سے بھی زیادہ قابل ذکر تھے۔حماس کے زیر انتظام ہزاروں پولیس اہلکار وردی میں دوبارہ نمودار ہوئے۔ایک مقامی محمد عابد نے کہا کہ، اسرائیلی حملوں کا نشانہ بننے سے بچنے کے لیے، بغیر وردی کے پولیس سارا وقت یہاں موجود رہی ہے۔دیگر رہائشیوں نے بتایا کہ پولیس نے پوری جنگ کے دوران اسپتالوں اور دیگر مقامات پر دفاتر بنائے تھے، جہاں لوگ جرائم کی اطلاع دے سکتے تھے۔جنگ کے دوران چھپے ہوئے حماس کے لیڈران اب عوام کے سامنے آنا شروع ہوگئے ہیں۔حماس نہ صرف اسرائیل کی 15 ماہ کی تباہ کن فوجی مہم سے بچ پائی ہے بلکہ یہ تباہ شدہ ساحلی علاقے پر مضبوطی سے کنٹرول میں ہے۔حماس کا دوبارہ غزہ پر کنٹرول اس بات کو ثابت کررہا ہے کہ اسرائیل کی تمام طاقت کے باوجود، صیہونی فوج حماس کو اقتدار سے ہٹانے میں ناکام رہی ہے۔

نیشنل ہیلتھ مشن میں پانچ سال کی توسیع

نئی دہلی، 22جنوری (ایجنسی) مرکزی حکومت نے ملک میں صحت کی سہولیات کا دائرہ بڑھانے کے لیے قومی صحت مشن میں پانچ سال تک کی توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے آج یہاں وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں منعقدہ مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے میں ایک تجویز کو منظوری دی گئی میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر برائے صنعت وتجارت وزیر پیوش گوئل نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ قومی صحت مشن نے ملک میں صحت خدمات کے دائرہ کار کو بڑھانے اور صحت کی سہولیات کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔یہ مشن سال 2021 میں شروع کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس مشن سے صحت عامہ کی خدمات فراہم کرنے میں مدد ملی ہے۔

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR
عصرِ حاضر ای پیپر
آئینۂ دکن
23 جنوری 2024ء بروز جمعرات

فرمانِ الٰہی

اور وہ اپنے بندوں کے اوپر مکمل اقتدار رکھتا ہے، اور وہ حکیم بھی ہے، پوری طرح باخبر بھی۔ کہو : کون سی چیز ایسی ہے جو (کسی بات کی) گواہی دینے کے لیے سب سے اعلی درجے کی ہو؟ کہو : اللہ (اور وہی) میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور مجھ پر یہ قرآن وحی کے طور پر اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے میں تمہیں ڈراؤں، اور ان سب کو بھی جنہیں یہ قرآن پہنچے۔ کیا سچ مچ تم یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں؟ کہہ دو کہ : میں تو ایسی گواہی نہیں دوں گا۔ کہہ دو کہ : وہ تو صرف ایک خدا ہے اور جن جن چیزوں کو تم اس کی خدائی میں شریک ٹھہراتے ہو، میں ان سب سے بیزار ہوں۔ (سورۃ الانعام 18-19)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

یومیہ اوقاتِ نماز

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ : 22 رجب المرجب 1446ھ 23 جنوری 2025ء بروزِ جمعرات

نماز	ابتدا	انتہا
فجر	5:47	6:44
ظہر	12:38	4:29
عصر	4:30	6:07
مغرب	6:12	7:22
عشاء	7:23	5:24

اشراق	7:04	ختم سحر	5:25
زوال	12:28	افطار	6:12

www.asrehazir.com asrehazir@gmail 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پیر کو اور جمعرات کو اعمال کی ایک پیشی ہوتی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے عمل کی پیشی ہو تو میں اس دن روزہ سے ہوں۔ (جامع ترمذی)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اپنے مطالبات منوانے کیلئے مسلمانوں میں سیاسی شعور کی ضرورت

کوہیر میں جمعیۃ علماء کوہیر کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ عام سے فقیہ العصر مفتی سید سلمان منصور پوری اور حافظ پیر خلیق احمد صابر کا خطاب

حیدرآباد۔ 22/جنوری (پریس نوٹ) محترم الحاج حافظ پیر شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش کے زیر صدارت متحدہ ضلع میدک کا عظیم الشان اجلاس عام بعنوان "موجودہ حالات اور ملت اسلامیہ کی ذمہ داریاں" جمعیۃ علماء کوہیر کے زیر اہتمام 17 جنوری بروز جمعہ بعد نماز مغرب جامع مسجد کوہیر میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی سید سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم نائب امیر الہند جمعیۃ علماء و استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے جلسہ کا موضوع ایسا ہیکہ کسی ایک دن یا ایک موقع پر اس موضوع سے متعلق غور و فکر کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہر دن ہر شخص کو فکر مند رہنے کی ضرورت ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کے بچوں کے ذہن و دماغ میں یہ بات بچپن سے بٹھا دینی چاہیے کہ کائنات میں سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑی خوش نصیبی کی بات اگر کوئی ہوسکتی ہے تو وہ یہ ہیکہ کسی کو ایمان کی دولت نصیب ہوجائے۔ اگر بچوں کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے تو وہ کیسے ہی حالات ہوں ایمان سے محرومی کو ہرگز برداشت نہیں کرینگے۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں فرمایا دنیا دارالاسباب ہے اسلئے دینی مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے بھی اسباب کی ضرورت ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا ان اسباب کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو دعوت الی الخیر کا کام انجام دیتی ہو معروف باتوں کو بیان کرتی ہو اور منکر پر نکیر کرتی ہو۔ دوران خطاب حضرت مفتی صاحب نے فرمایا تصاویر کو عزت کے ساتھ لٹکانا گناہ ہے۔ جس گھر میں تصاویر ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ آج ہم گھروں میں برکت والے اسباب اختیار نہیں کرتے ہیں اور بے برکتی اور نحوست کی شکایت کرتے ہیں۔ محترم حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ آج ہم اپنے اندر سیاسی شعور پیدا کرے۔ سیاسی شعور کے فقدان کی وجہ سے آج ہمارے مطالبات بھی ویسے ٹھوس نہیں ہوتے ہیں جیسے ہونے چاہیے۔ جنرل سکریٹری ریاستی جمعیۃ علماء نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمعیۃ علماء اس بات کی کوشش کررہی ہے کہ مسلمانوں کے اندر سیاسی شعور بیدار ہو اس مقصد کیلئے جمعیۃ علماء تلنگانہ پہلے اضلاع میں پروگرام اور جلسہ منعقد کررہی ہے اس سلسلہ کا کوہیر میں یہ پہلا جلسہ منعقد ہورہا ہے اور پھر آخر میں ایک عظیم الشان جلسہ عام 26 اپریل کو حیدرآباد میں منعقد ہوگا جس میں لاکھوں کی تعداد میں ریاست بھر سے مسلمان شرکت کرتے ہوئے اپنے مطالبات کو منوائیں گے۔ اس جلسہ عام سے ہندوستان کے مؤقر و معروف علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔ حافظ پیر خلیق احمد صابر نے کہا ہمارے حکومت سے 4 اہم مطالبات ہیں پہلا مطالبہ یہ ہیکہ ہیٹ کرائم اور ہیٹ اسپیچ کے خلاف قانون بنایا جائے۔ دوسرا مطالبہ عبادت گاہوں سے متعلق 1991 کے قانون پر عمل آوری کی جائے۔ تیسرا مطالبہ وقف جائیدادوں کا تحفظ ہو۔ چوتھا مطالبہ یہ ہیکہ مسلمانوں اور تمام اقلیتوں کو آبادی کی حساب سے سیاسی اور سماجی حقوق۔ اسمبلی، کونسل اور مقامی ادارہ جات، کارپوریشنوں اور مختلف محکموں میں میں جگہ ملنی چاہیے۔ پیر خلیق احمد صابر نے کہا کہ جب تک ہم اپنی طاقت اور اپنے وجود کا احساس نہیں کرائیں گے اس وقت تک یہ حکومتیں اور مخالفین

ہمیں ایسے ہی استعمال کرتے رہیں گے آج ضرورت اس بات کی ہیکہ ہم متحدہ طور اپنے وجود کا احساس دکھائیں اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں۔ قبل ازیں اجلاس عام سے مفتی اسلم سلطان صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع سنگاریڈی، مفتی عبدالصبور صاحب قاسمی جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء ضلع سنگاریڈی، مفتی عبداللہ اظہر صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع وقارآباد نے بھی خطاب کیا۔ علاوہ ازیں مولانا قاضی محمد مسیح الدین صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع میدک، مولانا محمد سمیع اللہ صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع نظام آباد، مولانا محمد مجیب صاحب قاسمی، مولانا نصیر صاحب مظاہری، مولانا حامد صاحب قاسمی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جلسہ عام میں جمعیۃ علماء ضلع سنگاریڈی اور میدک کے اہم ذمہ داران نارائن کھیڑ، سداسیوپیٹ، نرساپور، کوہیر، ظہیرآباد، مگڑم پلی، جھرہ سنگم، نیالکل منڈل کے مقامی ذمہ داران، علماء، حفاظ، ائمہ، ذمہ داران مدارس و مکاتب کے علاوہ مسلمانوں کی کثیر تعداد شریک تھی۔ مولانا شوکت صاحب مظاہری نے جلسہ کی کاروائی چلائی جبکہ مفتی عبدالباسط مظاہری صدر جمعیۃ علماء منڈل کوہیر و اراکین جمعیۃ و انتظامی کمیٹی جامع مسجد کوہیر و نوجوانان کوہیر نے جلسہ کے انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ حافظ محبوب کی قراءت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ حافظ فیضان بلالی اور مولانا مذکر صاحب رحمانی نے نعت پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ مہمان خصوصی کی دعاء پر جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔ جلسہ کے اختتام پر تمام شرکاء کیلئے طعام کا نظم کیا گیا تھا۔ جلسہ عام میں خواتین کی بھی کثیر تعداد شریک تھی۔

قدیم مرکزی جلسہ شب معراج

حیدرآباد۔ 22/جنوری (پریس نوٹ) جامع مسجد دارالشفاء کمیٹی کے زیر اہتمام جامع مسجد دارالشفاء حیدرآباد میں بتاریخ ۲۷/جنوری ۲۰۲۵ء بروز پیر بوقت ۹ بجے شب "جلسہ شب معراج" مقرر ہے۔ جس کی نگرانی حضرت مولانا محمد حسام الدین ثانی عاقل جعفر پاشاہ صاحب فرمائیں گے، اس جلسہ کا آغاز قاری عبدالقیوم شاکر کی قرأت کلام پاک سے ہوگا، ہدیہ نعت مصطفی صدیقی حسامی، مولانا ناصر الدین پیش کریں گے، اس مقدس جلسہ سے قاری عبدالباری امام مسجد دارالشفاء خطاب فرمائیں گے نیز اخیر میں نگران جلسہ کا خصوصی خطاب ہوگا۔ عامتہ المسلمین سے اس مقدس جلسہ میں شرکت کی خواہش کی جاتی ہے۔ خواتین کے لے پردے کا معقول انتظام رہیگا۔ نظامت کے فرائض قاری عبدالباری انجام دینگے۔

مصلی گلشن خلیل مانصاحب ٹینک میں آج درس قرآن

حیدرآباد۔ 22/جنوری (پریس نوٹ) کل ہند مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام مصلی گلشن خلیل مانصاحب ٹینک روبرو گارڈن ٹاورس حیدرآباد میں جمعرات 23 جنوری کو بعد نماز مغرب ہفتہ واری درس قرآن مقرر ہے جس میں ڈاکٹر مفتی محمد اعظم ندوی استاذ المعہد العالی الاسلامی و امام و خطیب مسجد بقیع بنجارہ ہلز قرآن مجید کا درس دیں گے۔ عامتہ المسلمین سے شرکت و استفادہ کی گزارش کی گئی ہے۔

اسکالر ماڈل ہائی اسکول تالاب کٹہ میں آج اجلاس

بعنوان 'سیرت النبیؐ کی روشنی میں اصلاح معاشرہ'

حیدرآباد۔ 22/جنوری (پریس نوٹ) کل ہند مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام 23 جنوری جمعرات کو 1:30 بجے دن اسکالر ماڈل ہائی اسکول تالاب کٹہ میں اجلاس بعنوان 'سیرت النبیؐ کی روشنی میں اصلاح معاشرہ' منعقد ہوگا جس کی صدارت جناب عمر احمد شفیق معتمد عمومی تعمیر ملت کریں گے۔ مولانا مفتی محمد عبدالماجد انچارج شعبہ اصلاح معاشرہ تعمیر ملت مخاطب کریں گے۔ اسکول انتظامیہ نے طلبا و نوجوانوں سے کثیر تعداد میں شرکت کی گزارش کی ہے۔

دارالعلوم عثمانیہ میں سالانہ تقریری مسابقہ کا انعقاد

مفتی عبداللہ بانعیم قاسمی و مولانا تحسین حیدر ندوی کا خطاب

حیدرآباد۔ 22/جنوری (پریس نوٹ) جمعیۃ الاصلاح دارالعلوم عثمانیہ، چنچل میٹ، حیدرآباد کے زیرِ اہتمام 19/جنوری/2025 کو سالانہ تقریری مسابقہ کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں مدرسہ کے طلبہ نے حصہ لیا اور اردو زبان میں تقاریر پیش کیں، بحیثیت حکم و مہمان مفتی عبداللہ بانعیم قاسمی و مولانا تحسین حیدر ندوی نے شرکت کی اور خطاب فرمایا اور طلبہ کی محنتوں کو سراہا۔ بعد ازاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ طبقۂ اولی میں انعام اول : حبیب احمد، انعام دوم : سید انصار، انعام سوم محمد فیروز اور طبقۂ ثانیہ میں انعام اول : محمد عاکف، انعام دوم : شیخ جنید، انعام سوم : شیخ اسماعیل کو مدرسہ کی جانب سے مومنٹوز اور نقد رقم بطور انعام پیش کی گئی، مولانا فصیح الدین ندوی ناظم مدرسہ نے مہمان علماء کرام و دیگر شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ مفتی عبداللہ بانعیم قاسمی کی دعا پر پروگرام اختتام کو پہونچا۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

باخبر، پُراثر، تعمیری فکرونظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR
آئینۂ دکن
23رجنوری 2024ء بروز جمعرات

دارالحکومت حیدرآباد میں راشن کارڈوں کی اجرائی میں تاخیر کا امکان

یوم جمہوریہ کی مقررہ تاریخ تک شہر میں مشق مکمل ہونا ناممکن۔تاخیر میں مضائقہ نہیں سب کے ساتھ انصاف ضروری: پونم

حیدرآباد۔22رجنوری (عصر حاضر نیوز) ریاست بھر میں اس وقت گرام سبھائیں منعقد کی جارہی ہیں۔لیکن حیدرآباد میں ابھی تک اس قسم کے اجلاس نہیں ہورہے ہیں۔شہر میں راشن کارڈ کی منظوری میں تاخیر ہورہی ہے۔ حکومت نے تمام اضلاع کی طرح یوم جمہوریہ پر شہر میں راشن کارڈ تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اسی کے ایک حصے کے طور پر، حالیہ ذات کے سروے میں راشن کارڈ کے لیے درخواست دینے والے 83ہزار لوگوں کی اہلیت کی جانچ منگل کو مکمل ہوئی۔لیکن حال ہی میں، تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے پرجا بھون اور ضلع کلکٹر کے دفاتر میں کارڈ کے لیے درخواست دی ہے۔اس کے ساتھ، حکومت سوچتی ہے کہ اگر پہلے کی منصوبہ بندی کے مطابق 26 جنوری کو راشن کارڈ جاری کیے جاتے ہیں، تو وہ سب مطمئن نہیں ہوں گے۔حال ہی میں وزیر پونم پربھاکر نے بھی یہ واضح کیا کہ سب کے ساتھ انصاف ہونا چاہئے، چاہے کچھ تاخیر کیوں نہ ہو۔انہوں نے کہا کہ پبلک ایڈمنسٹریشن کونسلوں اور میسیوا کیندروں کو موصول ہونے والی درخواستوں پر غور کیا جائے گا اور جو لوگ اہل ہیں ان کی نشاندہی کی جائے گی۔عہدیداروں کا کہنا ہے کہ اہل افراد کا امتحان مزید ایک ہفتہ جاری رہے گا اور فروری کے پہلے ہفتہ میں وارڈ میٹنگز منعقد کرکے مستحقین کا انتخاب کیا جائے گا۔حکومت نے حال ہی میں سماجی اور اقتصادی سروے مردم شماری مکمل کی ہے۔جس کے تحت 3 8 ہزار خاندانوں نے درخواستیں دی ہیں۔حکام کا کہنا ہے کہ ان کی اہلیت کی

جانچ پڑتال کے بعد ان میں سے 90 فیصد اہل ہیں۔یوم جمہوریہ سے لاگو کی جانے والی اندراما مکانات، راشن کارڈ، ریتھو بھروسہ اور اندرما اتمیا بھروسہ اسکیموں کے استفادہ کنندگان کے لیے آخری مشق کا انعقاد کیا جائے گا۔ان چار اسکیموں کے نفاذ کے عمل میں اس ماہ کی 24 تاریخ تک گاؤں اور وارڈ میٹنگیں منعقد کی جائیں گی۔گرام سبھا پنچایتوں میں، وارڈ سبھا شہروں اور قصبوں میں منعقد ہوتی ہیں۔راشن کارڈس اور اندرما گھروں کے لیے نئی درخواستیں ان لوگوں سے وصول کی جائیں گی جن کا ذکر پرجا پالن درخواست میں خاندان کے افراد، آدھار، فون نمبر، ذات اور پتے کی تفصیلات کے ساتھ کیا گیا ہے۔

میں حیدرآباد کو دنیا کا بہترین شہر بنانے کا خواہاں ہوں: وزیراعلی تلنگانہ

حیدرآباد22جنوری (نامہ نگار) وزیراعلی تلنگانہ ریونت ریڈی نے کہا ہے کہ اربن موبیلٹی میں بنیادی سہولیات، استحکام، رسائی، اور جامع رویہ جیسے چار پہلو انتہائی اہم ہیں۔انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے شہر داوس میں منعقدہ ورلڈ اکنامک فورم کے تحت سی آئی آئی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ حیدرآباد کو مستقبل کا اور دنیا کا بہترین شہر بنانے کے خواہاں ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ رفتار، سرسبزی اور کم لاگت جیسے عوامل پر مبنی ہوگا۔انہوں نے اربن ٹرانسپورٹ کے لحاظ سے حیدرآباد کو دنیا کے بہترین شہروں میں سے ایک میں تبدیل کرنے کے اپنے ویژن کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ سرمایہ کاری کیلئے موزوں مقام ہے۔تلنگانہ کا مطلب تجارتی سرگرمیاں ہے۔ہم الیکٹرک گاڑیاں، سیمی کنڈکٹرز، فارما اور انفراسٹرکچر جیسے شعبوں کو فروغ دے رہے ہیں۔

پٹن چیرو میں درجہ حرارت 9.2ڈگری درج

حیدرآباد22جنوری (نامہ نگار) محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ منگل اور بدھ کی درمیانی شب تلنگانہ کے سنگاریڈی ضلع کے پٹن چیرو میں اقل ترین درجہ حرارت 9.2ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔محکمہ موسمیات نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ آئندہ تین دنوں کے دوران تلنگانہ کے بعض مقامات پر صبح کے اوقات میں کہر کا امکان ہے۔آئندہ دو دنوں کے دوران بعض مقامات پر اقل ترین درجہ حرارت معمول سے 2۔ 3ڈگری سیلسیس کم رہنے کا امکان ہے۔آئندہ سات دنوں کے دوران تلنگانہ میں خشک موسم رہنے کا امکان ہے۔تلنگانہ کے سنگاریڈی ضلع میں بعض مقامات میں سردی کی لہر برقرار رہی۔

منوہرلال کھٹر 24 جنوری کو تلنگانہ میں کئی ترقیاتی پروجکٹس کا افتتاح کریں گے

حیدرآباد22جنوری (یواین آئی) مرکزی وزیرشہری ترقی منوہرلال کھٹر 24 جنوری کو تلنگانہ کے کریم نگر میونسپل کارپوریشن کے حدود میں کئی ترقیاتی پروجکٹس کا افتتاح کرنے کریم نگر کا دورہ کریں گے۔ان کے دورہ کا مقصد ایسے اقدامات کا آغاز کرنا ہے جو شہر کے بنیادی ڈھانچہ کو بہتر بنائیں اور اہم عوامی خدشات کو دور کریں۔افتتاح کیے جانے والے بڑے پراجکٹس میں سے ایک ہاؤزنگ بورڈ کالونی میں 24 گھنٹے بلاتعطل پینے کے پانی کی فراہمی کا پروگرام بھی شامل ہے۔وزیرموصوف امبیڈکر اسٹیڈیم میں نئے تعمیر شدہ اسپورٹس کامپلکس کا بھی افتتاح کریں گے، جو 22 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا ہے۔وہ 8.2 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہونے والے ملٹی پرپز اسکول میں پارک ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے ساتھ ساتھ اپ گریڈ شدہ راجیو پارک کا افتتاح کریں گے۔دیگر اہم پروجیکٹوں میں 14 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کردہ امبوتھو ویریم کیندرمیں انٹی گریٹیڈ مارکیٹ کی عمارت، اور ملٹی پرپز اسکول میں اسمارٹ کلاس رومس شامل ہے۔کھٹر، ہاؤزنگ بورڈ کالونی جانے سے پہلے کریم نگر بائی پاس روڈ پر جلسہ عام میں شرکت کریں گے۔ان کے دورہ سے پہلے، مقامی رکن پارلیمنٹ ومرکزی مملکتی وزیرداخلہ، بنڈی سنجے کمار نے کریم نگر میونسپل کارپوریشن کے میئر سنیل راؤ اور کمشنر کے ساتھ مختلف پروجیکٹ سائٹس کا معائنہ کیا۔

اتیچ سی ایل ٹیک حیدرآباد میں ایک نیا ٹیک سنٹر قائم کرے گی

حیدرآباد22جنوری (نامہ نگار) سرکردہ عالمی ٹکنالوجی کی کمپنی اتیچ سی ایل ٹیک حیدرآباد میں ایک نیا ٹیک سنٹر قائم کرے گی، جس کا رقبہ 3لاکھ مربع فٹ سے زیادہ ہوگا۔یہ اعلان وزیراعلی ریونت ریڈی اور وزیر صنعتیں ڈی سریدھر بابو نے داوس میں ورلڈ اکنامک فورم کے تلنگانہ پویلین میں اتیچ سی ایل ٹیک گلوبل کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور مینیجنگ ڈائرکٹر سی وجے کمار کے ساتھ بات چیت کے بعد کیا۔اس سے 5000 آئی ٹی پروفیشنلس کو ملازمتیں ملنے کی امید ہے۔

تلنگانہ کے سوریاپیٹ کو شدید کہر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا

حیدرآباد22جنوری (نامہ نگار) تلنگانہ کے سوریاپیٹ کو شدید کہر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ضلع کے مختلف علاقوں میں آج درجہ حرارت 18 ڈگری دیکھا گیا۔دوسری جانب کہر کے باعث موٹر سائیکل سواروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔موٹر سائیکل سوار اپنی گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس کھول کر جانے کے لئے مجبور ہوگئے۔مقامی افراد کا خیال ہے کہ آج کا دن سال کا سب سے زیادہ کہر والا دن ہوگا۔دوسری جانب پولیس نے کہر کے سبب گاڑی چلانے والوں کو احتیاط سے گاڑی چلانے کا مشورہ دیا ہے۔

نوبیاہتا جوڑے علیحدہ راشن کارڈ کے اہل ہوں گے :اتم

کریم نگر۔22رجنوری (عصر حاضر نیوز) کانگریس حکومت ریاست میں انقلابی تبدیلیاں لائے گی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تمام اہل افراد کو اس کی فلاحی اسکیموں سے فائدہ پہنچے، یہ بات آبپاشی اور میونسپل ایڈمنسٹریشن کے وزیر اتم کمار ریڈی نے بدھ کو کریم نگر ضلع کے رینکونٹا گاؤں میں ایک گراما سبھا کے دوران کہی۔اتم کمار ریڈی نے اعلان کیا کہ نوبیاہتا جوڑے کو علیحدہ راشن کارڈ ملے گا، اور خاندان کے افراد میں تبدیلی یا اضافے کے لیے درخواستوں پر فوری کارروائی کی جائے

گی۔می سیوا، پرجاوانی، یا گراما سبھا کے ذریعے جمع کرائی گئی درخواستوں کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ راشن کارڈ تمام اہل افراد تک پہنچیں۔انہوں نے نوٹ کیا کہ کانگریس حکومت 40لاکھ نئے راشن کارڈ جاری کرنے اور تقسیم کے بعد فی شخص 6 کلو باریک چاول فراہم کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔رہائش پر، حکومت اندراما ہاؤسنگ اسکیم کو دوبارہ شروع کرے گی، جس میں زمین والوں کے لیے 5لاکھ روپے کی مالی امداد کی پیشکش کی جائے گی، ایس سی اور ایس ٹی کے لیے اضافی 1 لاکھ روپے کے ساتھ۔زراعت کے لیے، ریتھو بھروسہ اسکیم اہل کسانوں کو سالانہ 12,000 روپے فی ایکڑ فراہم کرے گی، چاہے کاشت کی حیثیت کچھ بھی ہو۔بے زمین مزدور خاندانوں کو اندرما اتھمیا بھروسہ اسکیم کے تحت سالانہ 12,000 روپے ملیں گے۔اس اقدام کا مقصد غریبوں، کسانوں اور پسماندہ طبقوں کو وسیع فلاحی فوائد فراہم کرنا ہے۔

کنٹرول ایس ڈاٹا سنٹرس لمیٹڈ نے اے آئی ڈاٹا سنٹر کلسٹر کیلئے تلنگانہ حکومت سے یادداشت مفاہمت کی

حیدرآباد22جنوری (اسٹاف رپورٹر) کنٹرول ایس ڈاٹا سنٹرس لمیٹڈ نے تلنگانہ میں ایک جدیدترین اے آئی ڈاٹا سنٹر کلسٹر قائم کرنے کے لئے تلنگانہ حکومت کے ساتھ یادداشت مفاہمت پر دستخط کئے۔داوس میں جاری ورلڈ اکنامک فورم کے دوران اس معاہدہ کو باضابطہ شکل دی گئی تھی، جس میں دس ہزار کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔اس کلسٹر کی گنجائش 400 میگاواٹ ہوگی۔اس باوقار پراجکٹ سے تقریباً 3,600 بالواسطہ اور راست روزگار کے مواقع پیدا ہونے کی امید ہے۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر آئی ٹی سریدھر بابو نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اے آئی ڈاٹا سنٹر کا قیام تلنگانہ کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس سے آئی ٹی خدمات کو فروغ ملے گا اور علاقہ میں روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔کنٹرول ایس کے سی ای او سریدھر پنناپوریڈی نے تلنگانہ حکومت کے ساتھ تعاون کرنے پر فخر کا اظہار کیا۔بدھ کو یہاں ایک سرکاری بیان کے مطابق، انہوں نے کہا کہ یہ سنٹر ریاست میں آئی ٹی خدمات کے معیار کو بلند کرے گا اور اس کی تکنیکی ترقی میں رول ادا کرے گا۔

اے پی: گناورم ایرپورٹ پر کہر کئی پروازیں منسوخ

حیدرآباد22جنوری (نامہ نگار) آندھراپردیش کے وجئے واڑہ کے گناورم ایرپورٹ پر کہر کی وجہ سے کئی پروازیں منسوخ کردی گئیں۔کہر کی وجہ سے ایرلائنس نے بنگلورو اور دہلی کی پروازیں منسوخ کردی۔حیدرآباد اور چنئی کے لئے پروازوں میں بھی تاخیر متوقع ہے۔شمالی ریاستوں میں گزشتہ چند دنوں سے سردی کی شدت میں اضافہ ہوا ہے۔یہی صورتحال تقریباً تمام تلگو ریاستوں میں نظر آتی ہے تاہم گزشتہ دو روز سے کہر نے فضا کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔اس پس منظر میں آج (بدھ کو) شدید دھند چھائی ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں کئی پروازیں منسوخ کردی گئیں جس کی وجہ سے مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

حیدرآباد میں مسلسل دوسرے دن آئی ٹی کے چھاپے

حیدرآباد22جنوری (نامہ نگار) دوسرے مسلسل دن حیدرآباد میں انکم ٹیکس (آئی ٹی) کے عہدیداروں کی مختلف ٹیموں نے بڑے پیمانہ پر چھاپے مارے۔ان میں مشہور فلم پروڈکشن ہاؤسز جیسے سری وینکٹیشورا کریئیشنس، مائتری مووی میکرس اور مینگو میڈیا تھے۔ان چھاپوں کا مقصد بڑی فلموں کے بجٹ کے دستاویزات کی جانچ کے ذریعہ آمدنی کی تصدیق کرنا تھا، پشپا 2 جیسے ہائی پروفائل پروجیکٹ پر ان چھاپوں کے دوران توجہ مرکوز کی گئی۔آئی ٹی عہدیداروں نے مالیاتی ریکارڈس کا معائنہ کیا تاکہ ایسے لین دین کا پتہ چلایا جائے جن کے بارے میں انکشاف نہیں کیا گیا۔اس کارروائی کا ایک اور مقصد ممکنہ ٹیکس بے ضابطگیوں کا انکشاف کرنا بھی تھا۔پہلے دن، آئی ٹی عہدیداروں نے پروڈیوسر دل راجو کی بیوی تیجسونی سے پوچھ گچھ کی اور خاندان کے بینک لاکرس کی جانچ کی۔آج پروڈکشن ہاؤس سے متعلق اضافی دستاویزات اور مالیاتی ریکارڈس کا جائزہ لیا گیا۔بتایا جاتا ہے کہ پروڈیوسر دل راجو کو مزید پوچھ گچھ کے لئے طلب کیا جاسکتا ہے۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

تلنگانہ میں مینول فارموں کی خانہ پُری کا کھیل

راشن کارڈ سے محروم عوام کو بار بار قطاروں میں کھڑا کرکے درخواستیں طلب کرنے کا مذموم سلسلہ

ابھے ہستم پرجا پالنا کا دومرتبہ انعقاد، محض درخواست وصولی کا میلہ

جامع خاندانی سروے کے بعد اب گرام سبھا کا کیا مطلب؟

آن لائن کارروائیوں کے درمیان عوام سے قلمی خانہ پُری کیوں؟

26رجنوری سے واقعی عوام کو اسکیموں کا فائدہ ملے گا؟

حافظ محمد عبدالمقتدر عمران، مدیر عصر حاضر

تلنگانہ میں ایک بار پھر گرام سبھا کے انعقاد کے نام پر فارموں کی خانہ پُری کا عمل جاری ہے۔ ریاستی حکومت پچھلے زائد از ایک سال سے عوام کے جذبات کے ساتھ مسلسل کھیل رہی ہے۔ تلنگانہ میں کانگریس پارٹی نے مختلف وعدے کرکے اپنی اسکیموں کو متعارف کرواکے اور ناقابل عمل ضمانتوں پر عمل آوری کا یقین دلا کر اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔

تلنگانہ کے چیف منسٹر ریونت ریڈی نے الیکشن سے قبل انتخابی مہم کے دوران سوچے سمجھے بغیر عوام سے ایسے ایسے وعدے کرلیے جس پر عمل آوری کا تصور بھی ان کے لیے محال نظر آتا ہے۔ ایک طرف خواص کے ساتھ کیے گئے وعدے تو دوسری طرف عوام کو دیئے گئے تیقنات دونوں بھی دھرے کے دھرے ہیں۔ فی الحال وہ کہیں بھی پیش رفت کرنے کی پوزیشن میں نظر نہیں آرہے ہیں۔

تلنگانہ میں کے سی آر کے دس سالہ دورِ اقتدار میں جو نئے راشن کارڈز بنائے گئے تھے اس کی تعداد ریاست میں ضرورت مندوں کی اصل تعداد سے بہت کم تھی۔ تلنگانہ کے عوام راشن کارڈ بنانے کے لیے بے چین ہیں۔ حکومت کے ہر پروگرام میں راشن کارڈ کے شوشے نے عوام کو متحرک کیا اور عوام حکومت کے ہر اعلان کے بعد درخواستیں داخل کرنے میں پیش پیش نظر آرہے ہیں۔

حکومت بھی اس کو جانتی ہے کہ عوام راشن کارڈ کے مسئلے کو لے کر حساس نظر آرہی ہے۔ اسی کا فائدہ اٹھا کر ہر مرتبہ ایک میلہ لگانے کے لیے کسی بہانے ایک اعلان کے ساتھ راشن کارڈ کا سنہرا موضوع چھیڑ دیا جارہا ہے۔

تلنگانہ میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سے ریونت ریڈی صرف ہنگاموں پر اکتفا کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے اقتدار سنبھالتے ہی پرجا پالنا کے نام سے عوامی حکمرانی کے نام سے ایک ہنگامہ کھڑا کیا۔ اس دس روزہ پروگرام کے دوران پوری ریاست میں عوام جا بجا قطاروں میں کھڑی دیکھی گئیں۔

عوامی حکمرانی کے اس میلے کا بنیادی مقصد یہ بتلایا گیا کہ چھ ضمانتوں پر عمل آوری کے لیے درخواستیں لی جارہی ہیں لیکن عوام کو یہ مقصد سمجھانے میں حکومت کی کوشش ناکام رہی جس کی وجہ سے عوام کی افراتفری کا بعض ایجنٹوں نے فائدہ اٹھایا ستم بالائے ستم سوشل میڈیا پر ہر کوئی اپنے اپنے اعتبار سے معلومات فراہم کرکے عوامی انتشار کو فروغ دیا۔

کوئی راشن کارڈ بنانے کے لیے لائن لگایا تو کسی نے مہالکشمی اسکیم کے تحت دو ہزار روپے کی امید میں درخواستیں دائر کیں۔ کوئی وظائف کا خواہشمند تھا تو کوئی اندرماں اسکیم کے تحت مکانات کی تعمیر اور زمینوں کی فراہمی کے لیے پُر امید نظر آیا۔ کسی کو مفت بجلی حاصل کرنے کا شوق تو کوئی پانچ سو روپے میں سلنڈر فراہمی کے لیے درخواستیں جمع کرنے میں پیش پیش رہا۔

ان سب کے ساتھ ساتھ جن کے پاس راشن کارڈ نہیں تھے انہیں راشن کارڈ کے لیے علیحدہ فارم بھی دیا گیا تھا، اب راشن کارڈ کے لیے علیحدہ فارمس داخل کرنے والے پُر امید تھے کہ کم از کم ہمیں راشن کارڈ تو مل جائے گا۔ اس کے بعد سے لوگ منتظر ہیں کہ کارروائی کب آگے بڑھے گی۔ کارروائی تو آگے نہیں بڑھی لیکن ایک بار پھر ماہِ ستمبر میں یومِ سقوط حیدرآباد کے موقع پر ہنگامہ خیز دس روزہ عوامی حکمرانی کا اعلان کردیا گیا۔ اس پروگرام سے فارغ نہیں ہوئے ایک نیا شوشہ جامع خاندانی سروے کا منظر عام پر لایا گیا۔

جامع خاندانی سروے کا مقصد ذات کی بنیاد پر مردم شماری کے اعتبار سے عوام کو ان کا حق دینا بتلایا گیا لیکن مہاراشٹرا الیکشن کے عین وقت جامع خاندانی سروے کے اعلان سے ایسا محسوس ہوا کہ مہاراشٹرا میں اس کا سیاسی فائدہ اٹھایا جائے لیکن نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم کے مصداق نہ تلنگانہ میں اس کا کوئی فائدہ نظر آیا اور نہ مہاراشٹرا انتخابات پر یہ اعلان اثر انداز ہوسکا۔

تلنگانہ میں عوام کی ایک بڑی تعداد نے اس سروے پر نہ صرف اپنے عدم اطمینان کا اظہار کیا بلکہ اس میں حصہ لینے سے بھی صاف طور پر منع کردیا۔

پھر وہ لوگ جن کے پاس راشن کارڈ نہیں ہیں ان لوگوں نے اپنی دلچسپی ظاہر کی کہ کم از کم اس فارم کی خانہ پُری کے ذریعہ جس میں ہماری مکمل صورتحال کا اندراج کیا جارہا ہے راشن کارڈ ضرور جاری ہوگا لیکن اس کا بھی کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آیا۔

سروے کے بعد حکومت نے اب ایک نیا قدم اٹھایا کہ 26رجنوری سے چار اسکیموں پر عمل آوری کی جائے گی اور اس میں راشن کارڈوں کی اجرائی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ حکومت کا کہنا تھا کہ راشن کارڈوں کی اجرائی سے قبل تلنگانہ بھر میں گرام سبھا کے نام سے پروگرامس منعقد کیے جائیں گے۔ تاکہ عوامی شکایات وصول کی جاسکے۔

ان عوامی شکایتوں کی حصولیابی کے بعد راشن کارڈوں کی باضابطہ اجرائی عمل میں آئے گی۔

تلنگانہ بھر 21رجنوری تا 24رجنوری ان گرام سبھاؤں کا انعقاد عمل میں لایا جارہا ہے۔ ان سبھاؤں میں ایک بار پھر درخواستوں کی وصولی کا عمل جاری ہے۔ مختلف زیراکس کی دوکانوں پر فارمس حاصل کرنے والوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔

تلنگانہ حکومت آخر چاہتی کیا ہے اس کو واضح کردے۔ ایک سال میں تین تین مرتبہ درخواستیں لی جارہی ہیں۔ اور ہر مرتبہ درخواست دینے والے پوری امید کے ساتھ درخواستیں دے رہے ہیں لیکن ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا جارہا ہے۔ فارمس وصولی کا یہ کھیل اب بند ہونا چاہیے۔ ہر مرتبہ فارمس کی وصولیابی کے کھیل سے عوام کو الجھا کر عوام کو مصروف نہ رکھیں۔

حکومت ہر مرتبہ مینول درخواستیں موصول کررہی ہیں، حکومت کی جانب سے درخواستیں وصول کرنے کے اس طریقہ سے بھی قابل عوام عدم اطمینان کا شکار ہے۔

حالاں کہ حکومت کے پاس عوامی ڈیٹا محفوظ ہوتا ہے، صرف آدھار کارڈ کے ایک نمبر سے ساری تفصیلات حاصل کی جاسکتی ہیں اسکے باوجود بھی یہ فارموں کی خانہ پُری کا مطلب ہی سمجھ سے پرے ہیں۔ ان مینول فارموں کی آن لائن اندراج کے دوران نہ جانے کتنی لفظی غلطیاں واقع ہوتی ہیں اس کا سب کو اندازہ ہے۔ کوئی بھی صد فیصد درست ٹائپنگ کا دعوی نہیں کرسکتا۔ ایسے میں کیا اس دستاویز کے حساس مسئلہ میں حکومت کے اس اقدام کا کیا اثر ہوگا اور اس کے کیا نتائج ہوں گے یہ ہر صاحب عقل کے لیے تشویش ناک ہے۔

حکومت نے دھرانی پورٹل کو اپ ڈیٹ کروایا ہے اس کے مینٹیننس انٹرنیشنل کمپنی کے حوالے کیا ہے۔ حکومت کو اراضیات معاملے میں مالی فائدہ ہے اسی لیے بھو بھارتی کے نام سے اس پورٹل کو اپ ڈیٹ کردیا گیا ہے۔ جبکہ عوامی معاملات کی ویب سائٹ تو درکنار کام مینول چلایا جارہا ہے۔

حکومت سے دست بستہ درخواست ہے کہ وہ عوامی جذبات سے کھلواڑ کرنے کے بجائے ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ انہیں بار بار امید دلا کر قطاروں میں کھڑا کرنے کے بجائے آسان طریقہ کار اور واضح حکمت عملی اختیار کرکے عوام کو راحت پہنچائیں۔ اس نظام کو می سیوا وغیرہ سے مربوط کرکے عوام کے لیے آسانی پیدا کریں۔ تلنگانہ کی ریاستی سطح پر نشو نما کے پروگراموں پر توجہ دہانی سے زیادہ اہم عوام کی بنیادی ضروریات پر توجہ مرکوز کریں۔

www.asrehazir.com asrehazirportal

9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

اردو اکیڈمی جدہ کی جانب سے 24واں یومِ قومی تعلیم کے موقع پر فقید المثال جلسہ

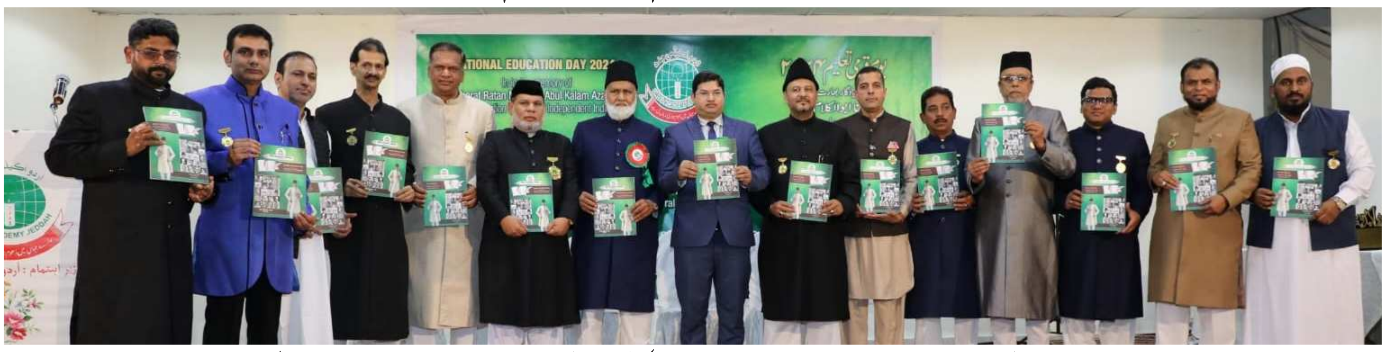

جدہ-سعودی عرب۔22رجنوری (نظام الدین غوری کی رپورٹ) بھارتی قونصلیٹ جدہ کے احاطہ میں اُردو اکیڈمی جدہ کی جانب سے 24ویں یومِ قومی تعلیم 2024 بیاد اولین وزیرِ تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد کی شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔اس عظیم الشان تقریب میں عروس بحر احمر جدہ کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلباء نے متفرق موضوعات پر مبنی تقریری مقابلوں میں حصہ لیا۔ جن میں تعلیم نسواں، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اور اخلاقی اقدار جیسے موضوعات شامل تھے. تقریب میں منتخب طلباء نے جوش وخروش سے حصہ لیا اور شاندار انداز میں اپنی تقاریر پیش کیں جسے حاضرین نے خوب سراہا۔۔ پروگرام کی صدارت اُردو اکیڈمی جدہ کے صدر حافظ محمد عبد السلام نے کی، جبکہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت محمد ہاشم، قونصل (کامرس اور پی آئی سی) نے اپنی موجودگی سے محفل کی رونق میں خوبصورت اضافہ کیا، جبکہ اُردو اکیڈمی حیدرآباد چیپٹر کے سرپرست اعلیٰ شیخ ابراہیم صاحب نے بحیثیت مہمانِ اعزازی شرکت کی۔ مختلف ادبی تنظیموں کے متعدد معزز شخصیات نے اس موقع پر رونق بخشی اور اپنی مبارکباد پیش کی اور تقریب کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا۔پروگرام کے آغاز میں آئی آئی ایس جے جدہ کی طالبات نے قومی ترانہ اور ترانہء ہند مترنم انداز میں پیش کیا۔ناظمِ جلسہ محترم اسلم افغانی نے جلسہ کی کارروائی کو بحسن وخوبی چلائی ، جبکہ انگریزی اور اردو مقابلوں کے منتظمین کے فرائض بالترتیب ڈاکٹر مرزا قدرت نواز بیگ اور سید عبد الوہاب قادری نے ادا کیے۔حسبِ روایتِ قدیم، اس موقع پر سالانہ آزاد سوانیئر کی رسمِ رونمائی مہمانِ خصوصی کے ہاتھوں انجام پائی ، اس موقع پر تمام معزز ارکان اُردو اکیڈمی جدہ بشمول مسرس محمد منور خان، سمیع احمد فاروقی، محمد یوسف وحید، محمد یحییٰ، غلمان رضا، محترمہ سراج النساء موجود تھے جلسے کے دوران ایک دلچسپ سوال و جواب کا سیشن بھی رکھا گیا، جس میں حاضرین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور انعامات کے حق دار بنے۔اس کے علاوہ، مہمان مقرر TM عسکر علی خان کی حوصلہ افزاء تقریر (Motivation Speech) نے حاضرین کو بھرپور محظوظ کیا اور ان کی بھرپور پذیرائی کی۔ اپنے خصوصی خطاب میں ڈاکٹر خواجہ یمین الدین نے قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) کے مختلف اہم نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے سامعین کی معلومات میں اضافہ کیا۔اور اسی موضوع پر ایک فوری کوئز کا انعقاد کیا جس میں شرکاء نے بھرپور شرکت کی۔اس کامیاب پروگرام میں بہترین کارکردگی دکھانے والے طلباء کو انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔اردو تقریر میں لڑکوں کے زمرہ میں انٹرنیشنل انڈین اسکول جدہ کے طالبِ علم مصطفی خان نے پہلا انعام حاصل کیا، جبکہ دوحۃ العلوم انٹرنیشنل اسکول کے محمد عبد الرحمن اور الموارید انٹرنیشنل اسکول جدہ کے ادیب سعید بالترتیب انعام دوم اور سوم کے مستحق قرار پائے۔انگریزی تقریر میں بھی طالبِ علم مصطفی خان نے پہلا انعام حاصل کیا، جبکہ ابھیلاش کوندوکوڑی اور عبد الحمید بالترتیب انعام دوم اور سوم کے مستحق قرار پائے۔لڑکیوں کے زمرہ میں اردو تقریر میں دوحۃ العلوم انٹرنیشنل اسکول کی طالبہ مریم فاطمہ نے پہلا انعام حاصل کیا، جبکہ انٹرنیشنل انڈین اسکول جدہ کی طالبہ سارہ اسرار اور نوول انٹرنیشنل اسکول جدہ زارا ملک بالترتیب انعام دوم اور سوم کے مستحق قرار پائیں۔ انگریزی تقریر میں دوحۃ العلوم انٹرنیشنل اسکول جدہ کی طالبہ حسنی خان نے پہلا انعام حاصل کیا، جبکہ نوول انٹرنیشنل اسکول جدہ کی طالبہ حسا مریم اور انٹرنیشنل انڈین اسکول جدہ کی طالبہ علمہ مریم بالترتیب انعام دوم اور سوم کے حق دار بنیں۔چیف جج ڈاکٹر یمین الدین کی زیر قیادت انٹرنیشنل ٹوسٹ ماسٹرز کلب سے مسرس ارشد، محمد نصیر الدین انصاری، عقیل جمیل خان، اور معین الدین نے اردو ججز کے فرائض انجام دیے۔جبکہ عقیل خان، عقیل جمیل خان، ریاض شریف اور سیدہ اے جے انصاری نے انگریزی ججز کی خدمات انجام دیں۔جبکہ جناب مرزا عبد الرحمن بیگ نے بحیثیت ٹائمر خدمات انجام دیں۔پروگرام کے اختتام پر مہمانِ خصوصی جناب محمد ہاشم، قونصل (کامرس اور پی آئی سی) نے اُردو اکیڈمی جدہ کی کوششوں کو سراہا اور مبارکباد دی اور مستقبل کے لیے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔اُردو اکیڈمی جدہ کے صدر حافظ محمد عبد السلام نے اُردو اکیڈمی کی سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور طلباء کی بھرپور شرکت پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اردو اکیڈمی جدہ کے زیر اہتمام یوم قومی تعلیم پچھلے 24 سالوں سے کامیابی کے ساتھ انعقاد کیا جا رہا ہے تاکہ اردو زبان کے فروغ اور اس کی ثقافتی وراثت کو منایا جا سکے۔اس کا مقصد نئی نسل کو ان عظیم شخصیات کے کارناموں سے آگاہ کرنا ہے جو ہماری تعلیم، جدو جہد اور قربانیوں کی نمائندگی کرتی ہیں، اور انہیں موجودہ اور مستقبل کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنا ہے۔اُردو اکیڈمی کے نائب صدر سید محمد خالد حسین مدنی نے پروگرام کے اسپانسرز کا شکریہ ادا کیا، اور معتمد عمومی سید نعیم الدین باری نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر، تمام حاضرین کے لیے پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔معزز ممبران جناب یوسف وحید، جناب سمیع فاروقی اور جناب منور خان نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا اور حافظ نظام الدین غوری کے زیر نگرانی پروگرام کے عمدہ انتظامات میں دار العلم جدہ کے والینٹیئر ز اور آئی آئی ایس جے کے طلباء نے رضا کارانہ خدمات انجام دیں۔پروگرام کو اُردو اکیڈمی جدہ اور اے کے نیوز کے فیس بک پیجز پر لائیو نشر کیا گیا، جس سے عالمی سطح پر محبان اردو کو غائبانہ شرکت کا فراہم کیا، جن میں قابل ذکر اکیڈمی کے سرپرست جناب عبد القدیر حسن صدیقی اور مشاورتی کمیٹی کے ارکان اعجاز احمد خان اور محمد عبد المجیب صدیقی شامل تھے۔ یہ سہولیات حافظ محمد نظام الدین غوری انچارج شعبہ نشر واشاعت اور شیخ علیم الدین کی کاوشوں کی مرہون منت رہیں۔

خوشبو کا سفر وادارہ میرا شہر میرے لوگ کا نمائش کلب میں مشاعرہ

حیدرآباد۔22/جنوری (راست) صنعتی نمائش میں 21/جنوری کو 8 بجے شب نمائش کلب کی پہلی منزل کے کشادہ ہال میں ماہنامہ خوشبو کا سفر وادارہ میرا شہر میرے لوگ کے زیر اہتمام نمائش کلب کی پہلی منزل کے کشادہ ہال میں منتخب شعرا کا مشاعرہ منعقد ہوا جس کی صدارت معتمد ادارہ ادبیات اردو، مدیر سب رس، ڈائریکٹر دائرۃ المعارف پروفیسر ایس اے شکور نے کی۔اس مشاعرہ کے مہمانان خصوصی میں نامور شعرا نور آفاقی، ڈاکٹر ناقد رزاقی، سمیع اللہ سمیع، پروفیسر مسعو احمد اور ثنا اللہ انصاری وصفی شامل تھے۔ان شعرا کے علاوہ افضل عارفی، نوید جعفری، عظیم عارفی اور میزبان شعراء تشکیل انور رزاقی، لطیف الدین لطیف اور صلاح الدین نیر نے منتخب کلام سنا کر داد وتحسین حاصل کی نامور شاعر لطیف الدین لطیف نے نہایت عمدگی کے ساتھ ادبی اجلاس ومشاعرہ کی کاروائی چلائی صدر ادارہ میرا شہر میرے لوگ صلاح الدین نیر نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں نمائش سوسائٹی کے مشاعروں کی خدو خال پر بھرپور روشنی ڈالی اور یہ بھی کہا کہ پچھلے دور میں نیچے کے بڑے ہال میں فرش پر مشاعرے ہوا کرتے تھے بعد میں شعرا و سامعین کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا۔پچھلے دور میں اکثر مشاعرے علامہ حیرت بدیوانی کی صدارت میں ہوتے تھے، شاہد صدیقی ناظم مشاعرہ ہوتے تھے ان کے بعد صلاح الدین نیر مشاعروں کے معتمد رہنے لگے۔مشاعرے نہایت انتظام کے ساتھ ہوتے تھے پچھلے دور میں صرف ایک مشاعرہ ہوتا تھا۔محفل خواتین کی جانب سے بھی مشاعرے ہوتے تھے پبلسیٹی انچارج سینئر صحافی روزنامہ سیاست ہاشم حسن سعید کا نمایاں رول ہوتا تھا۔مشاعروں کے انعقاد میں نمائش سوسائٹی کے ذمہ دار شخصیتیں احمد حسین اور محی الدین جیلانی کلیدی رول اداء کرتے تھے صدر مشاعرہ پروفیسر ایس اے شکور نے اپنی صداتی خطاب میں ادارہ میرا شہر میرے لوگ کی بے مثال خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔یہ کہا کہ دو سال سے بلا وقفہ بہ حوالہ یاد رفتگان کے سلسلہ کے تحت شاندار پیمانے پر ادبی جلسوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے ادارہ میرا شہر میرے لوگ کو ڈاکٹر فاضل حسین پرویز سربراہ میڈیا پلس کا بے لوث رضا کارانہ تعاون حاصل ہے پروفیسر ایس اے شکور نے یہ بھی کہا کہ حیدرآباد میں اپنی نوعیت کے کامیاب ترین محفلوں کے انعقاد کا اعزاز صرف اور صرف ادارہ میرا شہر میرے لوگ کو حاصل ہے۔

انتقال پر ملال

محبوب نگر 22 جنوری (نامہ نگار) یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ دی جاتی ہے کہ جناب الحاج اظہر حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر صاحب مدینہ مسجد محبوب نگر بتاریخ 18 جنوری بوقت 6:30 بجے شام بعمر 90 سال انتقال ہوا۔مرحوم کی نماز جنازہ 19 جنوری کو بعد نماز عصر مدینہ مسجد محبوب نگر میں ادا کی گئی اور تدفین مکہ مسجد جدید قبرستان ویرنا پیٹ عمل میں آئی. پسماندگان میں 4 لڑکے اور 1 لڑکی ہیں۔نماز جنازہ میں رشتہ دار، عزیز واقارب، سماجی شخصیات و دیگر کی کثیر تعداد موجود تھی۔مزید معلومات کے لئے انکے فرزند مصطفی حسین 7396856782 پر رابطہ کریں۔

ہنمکنڈہ میں ویمن ہاسٹل کی تعمیر کے لیے اراضی کا معائنہ

ہنمکنڈہ 22 :/جنوری (نامہ نگار) ضلع میں مجوزہ ورکنگ ویمن ہاسٹل کی تعمیر کے لیے آج سائیٹ کا معائینہ کیا گیا۔رکن اسمبلی ورنگل ویسٹ نائینی راجندر ریڈی، ہنمکنڈہ ضلع کلکٹر پی پراوانیا کی نگرانی میں مشاہدہ کیا گیا۔اُنہوں نے کہا کہ حکومت پہلے ہی اس ہاسٹل کی تعمیر کی اجازت دے چکی ہے۔ہنمکنڈہ کے 57 ویں ڈویژن میں آئی ٹی ڈی اے دفتر کے احاطے میں عہدیداروں کے ساتھ جگہ کا معائینہ کیا۔اس موقع پر کلکٹر پی پراوانیا نے ریونیو حکام کو ہاسٹل کی تعمیر اور دیگر پہلوؤں کے لیے مناسب جگہ کی نشاندھی کرنے کیلئے ایک سروے کرنے کی ہدایت دی۔ساتھ ہی انہوں نے متعلقہ حکام کو ہاسٹل کی تعمیر کے لیے بنیادی ضروریات کی نشاندہی کرنے اور ان پر عمل درآمد کے لیے مناسب اقدامات کرنے کی ہدایات جاری کیں۔

محبوب نگر میں اوقافی جائیدادوں کے تحفظ میں ضلع انتظامیہ اور وقف بورڈ کی تساہلی کے خلاف احتجاجی دھرنے کا اعلان

محبوب نگر 22 جنوری (نامہ نگار) محبوب نگر کی مختلف وقف جائیدادوں کے تحفظ کے متعلق ضلع انتظامیہ اور وقف بورڈ کی جانب سے

تساہلی کے مظاہرے کی وجہ سے مسلمانان محبوب نگر میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے جس کے پیش نظر ملی محاذ نے یہ طئے کیا ہے کہ اس ضمن میں احتجاج منظم کیا جائے اور اسی احتجاج کی پہلی کڑی کے طور پر 25 جنوری بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے تا دو بجے روبرو وقف آفس وقف کامپلکس پر ایک دھرنا منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔محمد تقی حسین تقی کنونیر ملی محاذ نے ایک صحافتی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ سروے نمبر 1053 / 1 میں واقع وقف اراضی پر اشرار کی جانب سے بارہا ناجائز قبضہ کی کوشش کی جا رہی ہے اور ملی محاذ و دیگر مسلم تنظیموں سیاسی جماعتوں کی جانب سے بار بار اس شر پسندی کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے اور ضلع انتظامیہ اور وقف عہدیداروں کو نمائندگی کی جا رہی ہیں اور یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے، اس اراضی کا سروے کروا کر اس کی حد بندی کی جائے تاکہ شر پسند عناصر کو قبضہ کا کوئی بہانہ نہ مل سکے۔ لیکن نہ ہی ضلع انتظامیہ اور نہ ہی وقف بورڈ اس خصوص میں کوئی کاروائی کر رہا ہے۔اس کے علاوہ شہر محبوب نگر میں واقع قبرستان قلندر شاہ سروے نمبر 763,746 میں بھی اشرار کی جانب سے عدالتوں گمراہ کرتے ہوئے احکامات حاصل کرتے ہوئے ان قبرستانوں کی اراضیات پر قبضہ کی مذموم کوششیں کر رہے ہیں ان عدالتی احکمات کے خلاف بھی وقف بورڈ عدالت سے رجوع ہونے میں ناکام رہا ہے۔محمد تقی حسین نے مسلم سیاسی جماعتوں، سماجی تنظیموں کے قائدین سے اپیل کی ہے کہ ضلع انتظامیہ اور وقف بورڈ کی آنکھیں کھولنے کیلئے منظم کردہ اس دھرنے میں بلاتفریق سیاسی شرکت فرما کر دھرنے کو کامیاب بنائیں۔اس صحافتی کانفرنس میں طیب باشوار کو کنونیر، عبد اللہ سنی ایڈوکیٹ کنونیر لیگل سیل، حافظ محمد امیر الدین نقشبندی محمد بشیر قادری جائنٹ کنونیرس موجود تھے۔

امام وخطیب ولی محمد کا انتقال

ورنگل-22/جنوری (نامہ نگار) ورنگل کے ممتاز بزرگ مقرر مولوی ولی محمد صاحب خطیب و

امام مسجد یعقوب شہیدؒ ریلوے اسٹیشن ورنگل کا 90 سال کی عمر میں اچانک انتقال ہوگیا۔وہ 40 برسوں سے زائد عرصہ تک مسجد یعقوب شہیدؒ میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیئے و سابق میں نائب قاضی ورنگل بھی تھے۔ان کے انتقال کی خبر عام ہوتے ہی مولانا سید شاہ حیدر ہلال الدین نوید بابا سجادہ نشین درگاہ معشوق ربانیؒ، برادر سجادہ جناب عبید بابا، مولانا سید غلام افضل بیابانی المعروف خسرو پاشاہ سجادہ نشین درگاہ قاضی پیٹھ وصدر نشین ریاستی حج کمیٹی تلنگانہ، جناب سید شاہ یحیٰ پاشاہ المعروف شعیب بابا و دیگر اہم شخصیتوں نے انکا آخری دیدار کیا۔نماز جنازہ مسجد یعقوب شہیدؒ اسٹیشن ورنگل میں پڑھائی گئی تدفین محلہ سودگراں قلعہ ورنگل قبرستان میں عمل میں لائی گئی۔جلوس جنازہ میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ تین فرزندان علی احمد، عزیز احمد، اقبال احمد و دو دختران ہیں۔مزید معلومات کیلئے جناب اقبال احمد سے فون نمبر 9989733473 پر ربط پیدا کریں۔

کامیاب طرحی مشاعرہ کا انعقاد

حیدرآباد۔22رجنوری (راست) ظفر فاروقی کی اطلاع کے بموجب ادارہ ادب اسلامی شہر حیدرآباد کا ماہانہ طرحی مشاعرہ اتوار 19 جنوری رات 9 بجے دفتر جماعت اسلامی چھتہ بازار حیدرآباد پر زیر صدارت ممتاز شاعر جناب حکیم نعیم سلیم منعقد ہوا ابتدا میں ظفر فاروقی کی تذکیر کے بعد جنید حسینی جنید نے طرحی نعت شریف پیش کی غزل کے دور میں صدر مشاعرہ کے علاوہ ڈاکٹر فاروق شکیل طاہر گلشن آبادی سردار سلیم شریف اطہر سمیع اللہ حسینی معالے اچلپوری انجنی کمار گویل نور الدین امیر رفیع اللہ رفیع مسیح الدین ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری سردار بلبیر سنگھ سعد اللہ خان سبیل مسعود احمد زاہد ہریانوی سراج یعقوبی یم یم عارف معراج صدیقی نے طرحی سنجیدہ کلام سنا کر خوب داد پای درمیان میں طنز ومزاح کے ممتاز شاعر وحید پاشاہ قادری اور لطیف الدین لطیف نے اپنے مزاحیہ کلام سے محفل کو زعفران زار بنا دیا آخر میں ناظم مشاعرہ ظفر فاروقی کے شکریہ پر یہ خوشگوار محفل اختتام کو پہنچی۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

معروف شاعر وادیب تابش مہدی کا انتقال

نئی دہلی ۔22/جنوری (ذرائع) معروف شاعر وادیب ومحقق ڈاکٹر تابش مہدی کا گذشتہ رات 9 بجے انتقال ہوگیا۔ انہوں نے دہلی کے میکس ہاسپٹل میں آخری سانس لی۔ وہ دل اور گردے میں پریشانی میں مبتلا تھے اور کافی وقت سے علیل تھے۔

ان عمر تقریباً 74 برس تھی۔ ڈاکٹر تابش مہدی کے لواحقین میں ان کی بیوہ کے علاوہ چھ اولادیں شامل ہیں۔ ان کی تجہیز وتکفین دہلی کے شاہین باغ قبرستان میں انجام دی جائے گی۔ ڈاکٹر تابش مہدی نے اپنی تخلیقات کے ذریعے اردو زبان وادب کو ایک نئی جہت دی۔ ان کی علمی وادبی زندگی کئی دہائیوں پر محیط رہی، جس میں انہوں نے شاعری، تنقید، اور تحقیق کے میدان میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی تخلیقات میں گہرائی، فکری پختگی اور تخلیقی نکھار کی جھلک نمایاں ہے۔ اردو ادب میں ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر تابش مہدی کی تصنیفات

ان کی تصنیفات اور شعری مجموعوں میں نقش اول (1971ء)، لمعات حرم (1975ء)، سرودِ حجاز (1977ء)، تعبیر (1989ء)، سلسبیل (2000ء)، کنکر بولتے ہیں (2005ء)، صبح صادق (2008ء)، طوبیٰ (2012ء) غزل نامہ (2011ء)، مشکِ غزالاں (2014ء)، رحمت تمام (2018ء)، غزل خوانی نہیں جاتی (2020ء)، دانائے سبل (2023ء)، تنقید مولانا منظور نعمانی کی تصویر (1980ء)، جماعت اسلامی حقیقت کے آئینے میں (1981ء)، تبلیغی نصاب ایک مطالعہ (1983ء)، تبلیغی جماعت اپنے بانی کے ملفوظات کے آئینے میں (1985ء)، اردو تنقید کا سفر (1999ء)، نقدِ غزل (2005ء)، تنقید وترسیل (2011ء)، تجزیے صل علی صل علی (1992ء)، میرا مطالعہ (1995ء)، شفیق جونپوری ایک مطالعہ (2002ء)، رباب رشیدی ایک سخن ور پیارا سا (2006ء)، عرفانِ شہباز (2014ء)، حالی شبلی اور اقبال (2017ء) اور خود نوشت 'تابش، ایک مسلسل سفر شامل ہیں۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم

تابش مہدی 3 جولائی 1951ء کو پرتاپ گڑھ، اتر پردیش، بھارت میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے 1964ء میں ڈسٹرکٹ بورڈ پرتاپ گڑھ سے جونئیر پرائمری اسکول کا امتحان پاس کیا، 1966ء و 1967ء میں بالترتیب تجوید وقراءت سبعہ انھوں نے مدرسہ سبحانیہ الہ آباد ومدرسہ تعلیم القرآن حسن پور، مراد آباد میں حاصل کی۔

سنہ 1970ء میں انھوں نے عربی وفارسی بورڈ الہ آباد سے مولوی (عربی)، 1978ء میں منشی (فارسی) اور 1980ء میں کامل (فارسی) کا امتحان پاس کیا۔ نیز 1971ء میں جامعہ دینیات دیوبند سے عالم دینیات (اردو)، 1977ء و 1985ء میں بالترتیب جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب ماہر وادیب کامل (اردو) کا امتحان کا پاس کیا۔ اخیر میں 1989ء میں آگرہ یونیورسٹی سے ایم اے (اردو) اور 1997ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی سے اردو تنقید میں پی ایچ ڈی کیا۔

ان کے اساتذہ سخن میں شہباز امروہوی (تلمیذ افق کاظمی)، بلالی علی آبادی (تلمیذ شفیق جونپوری)، سروش مچھلی شہری (شاگرد آرزو لکھنوی)، ابو الوفاء عارف شاہ جہاں پوری (تلمیذ ریاض خیر آبادی) اور عامر عثمانی شامل ہیں۔

شیراز ہند جونپور سے ان کا قلبی اور ذہنی لگاؤ رہا۔ انہوں نے جونپور کے جامعۃ الشرق بڑی مسجد سے کچھ سال تعلیم حاصل کی تھی اور علامہ شفیق جونپوری ان استاد کے استاد تھے۔

علمی وادبی اداروں سے وابستگی

تابش نے جون 1991ء سے 3 جولائی 2009ء تک مرکزی مکتبۂ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی میں بطور ایڈیٹر کام کیا۔ نیز وہ ابوالکلام آزاد انٹر کالج پرتاپ گڑھ وادارہ ادب اسلامی ہند کے رکن اساسی؛ عالمی رابطہ ادب اسلامی (ہند) اور دار الدعوۃ ایجوکیشنل فاؤنڈیشن دہلی کے رکن؛ ادبیات عالیہ اکادمی لکھنؤ کے چیئرمین، ادارۂ ادب اسلامی ہند کے سابق نائب صدر، سہ ماہی کاروان ادب لکھنؤ کے مشیر اعزازی ورکن ادارت ہیں۔

تدریسی وعملی زندگی

جولائی 1971ء میں تابش نے ابوالکلام آزاد کالج پرتاپ گڑھ سے تدریسی زندگی کا آغاز کیا جولائی 1973ء تک وہاں تدریسی فرائض انجام دیے، پھر جنوری 1974ء سے جون 1978ء تک دار العلوم امروہہ میں تدریسی خدمات انجام دیں اور جون 1986ء تا اپریل 1990ء جامعۃ الفلاح عربک کالج بلریا گنج، اعظم گڑھ میں بہ حیثیت مدرس کام کیا۔ فی الحال اپریل 2018ء سے اسلامی اکادمی جماعت اسلامی ہند، دہلی میں فن تجوید و قراءت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

صحافتی زندگی

تابش مختلف اوقات میں پندرہ روزہ پیغام حق پرتاپ گڑھ، پندرہ روزہ اجتماع دیوبند اور ماہنامہ الایمان دیوبند کے مدیر؛ ماہنامہ گل کدہ سہسوان (بدایوں)، ماہنامہ ذکریٰ رامپور، ماہنامہ تجلی (دیوبند)، ماہنامہ زندگی نو (نئی دہلی) اور ماہنامہ ایوان اردو (دہلی اردو اکادمی) کے معاون مدیر اور ماہنامہ کتاب نما (دہلی) کے مہمان مدیر رہ چکے ہیں۔ نیز فی الحال اپریل 2002ء اور جنوری 2005ء سے بالترتیب ماہنامہ پیش رفت (دہلی) کے رکن مجلسِ ادارت اور سہ ماہی کاروان ادب (لکھنؤ) کے مشیر اعزازی ورکن مجلسِ ادارت ہیں۔

دہلی: طاہر حسین ضمانت معاملہ میں سپریم کورٹ کے ججوں کی رائے منقسم

نئی دہلی ۔22/جنوری (ذرائع) سپریم کورٹ میں بدھ کو 2020 دہلی فسادات کے ملزم اور سابق عام آدمی پارٹی لیڈر طاہر حسین کی عبوری ضمانت کی درخواست پر سماعت ہوئی۔ عدالت کی دو ججوں پر مشتمل بنچ نے ضمانت کی درخواست پر مختلف آراء کا اظہار کیا۔ جسٹس پنکج متل نے طاہر حسین کی درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا کہ فسادات میں ان کا کردار کلیدی رہا تھا اور ان کے گھر سے اسلحہ برآمد ہوا تھا۔ دوسری جانب جسٹس احسان الدین امان اللہ نے درخواست منظور کرتے ہوئے کہا کہ طاہر حسین پانچ سال سے جیل میں ہیں اور انتخابات میں حصہ لینے کے لیے ان کو مہم چلانے کا موقع ملنا چاہیے۔ اب یہ معاملہ تین ججوں کی بنچ کو بھیجا گیا ہے، جس کے لیے چیف جسٹس کو نئی بنچ تشکیل دینی ہوگی۔ طاہر حسین نے دہلی اسمبلی انتخابات میں تشہیر کے لیے ضمانت کی درخواست دی تھی۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) نے انہیں مصطفیٰ باد اسمبلی سیٹ سے امیدوار بنایا ہے۔ جسٹس امان اللہ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ہائی کورٹ نے طاہر حسین کو نامزدگی کے لیے پیرول پہلے ہی دی تھی، لہٰذا انتخابی مہم کے باقی دنوں میں انہیں اجازت دی جانی چاہیے۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نے ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ طاہر حسین انتخابی مہم کے دوران گواہوں کو متاثر کرسکتے ہیں۔ اب حتمی فیصلہ نئی بنچ کرے گی۔

الجزائر میں طلباء تعلیم چھوڑ کر سڑکوں پر سراپا احتجاج کیوں ہیں؟

الجزائر میں ایک غیر متوقع اقدام میں، تینوں تعلیمی مراحل پرائمری، مڈل اور سیکنڈری کے طلباء نے الجزائر میں اپنی پڑھائی کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا، انہوں نے تعلیمی اداروں میں جانے سے انکار کر دیا، جبکہ دوسرے بہت سے طلبا سڑکوں پر نکل آئے۔ تاہم ان کے والدین نے اس تحریک کو مسترد کر دیا۔ ہزاروں طلباء نے مشترکہ اہداف پر اتفاق کے بعد سوشل میڈیا کے ذریعے ایک تحریک چلائی۔ ان کا مطالبہ ہے کہ وزارت قومی تعلیم کو نصاب اور مطالعہ کے اوقات کم کرنے پر مجبور کرنا ہے۔ طلباء کو نصاب کے خلاف ”بغاوت“ کرنے کی ایک وجہ زبان سکھانے والے اداروں میں نجی اسباق پر پابندی کے حالیہ حکومتی فیصلے ہیں۔ بہت سے تعلیمی اداروں میں طلباء اپنی پڑھائی کا بائیکاٹ کرکے سڑکوں پر نکل آئے بلکہ اس سے آگے نکل کر سڑکوں پر مارچ اور نیم احتجاج تک پہنچ گئے، یہاں تک کہ بعض اداروں میں طلباء اور منتظمین کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئیں۔ تاہم انوکھی احتجاجی تحریک نے تعلیمی شعبے سے وابستہ افراد کو ناراض کر دیا ہے۔ طلباء کے والدین کے نمائندوں سے لے کر اساتذہ کے نمائندوں تک سب حیران ہیں۔ انہوں نے تحریک کی مذمت کرنے والے بیانات جاری کیے گئے ہیں۔ کچھ لوگ طلبا کے مطالبات کی حمایت کرتے بھی دکھائی دیے۔ نیشنل فیڈریشن آف پیرنٹس ایسوسی ایشنز نے ”اُن اشتعال انگیز پوسٹوں کی شدید مذمت کی جو سوشل میڈیا کے ذریعے طلباء سے سڑکوں پر نکلنے اور اپنے اسکول کے ڈیسک کو ترک کرنے پر اکساتی ہیں“۔ یونین نے مزید کہا کہ ”الجزائر کی ریاست طالب علم کے مفادات کو پورا کرنے والے قانونی صحت اور سماجی حالات کے مطابق سپورٹ اسباق کے عمل کو مرتب کرنا چاہتی ہے“۔ نیشنل یونین آف پیرنٹس آف اسٹوڈنٹس نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے ”نامعلوم شناخت اور مقام کے لوگوں کے ذریعے چلائے جانے والے بلیو اسپیس پیجز پر سرگرمیاں ایسے جعلی اکاؤنٹس کے پیچھے چھپی ہوئی ہیں جن کا مقصد غلط معلومات پھیلانا اور ہمارے بچوں کو انتشار پر اکسانا ہے۔ پرائمری اسکول ٹیچرز کی آزاد یونین نے بھی ایک بیان میں کہا کہ ”پرائیویٹ اداروں کے مالکان اور پرنسپلوں کی ہڑتال کی تحریک کا فائدہ اٹھانے اور اداروں میں دراندازی کرنے اور افواہوں کو استعمال کرنے اور اسے ہمارے بچوں میں فعال کرنے پر انحصار کرتے ہیں۔ استاد موجود ہے اور اس نے ہڑتال نہیں کی ہے اور اگر کچھ ماہرین تعلیم، سپروائزرز اور مشیروں کی مداخلت نہ ہوتی تو ہڑتال کے عمل کو ہوا دیتی اور ہمارے طلباء کو نشانہ بناتی ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے چین سے مدد مانگ لی

واشنگٹن، 22 جنوری (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ چین کے صدر شی سے یوکرین کا مسئلہ حل کرنے میں مدد کریں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ روسی صدر کو یوکرین کے مسئلے پر مذاکرات کی میز پر آنا چاہیے۔ ٹرمپ نے کہا کہ پیوٹن مذاکرات کی میز پر نہ آئے تو ممکن ہے روس پر پابندیاں عائد کروں، یورپی یونین کو یوکرین پر زیادہ اخراجات کرنے چاہییں۔ اُنہوں نے کہا کہ یکم فروری سے چین پر 10 فیصد ٹیرف عائد کرنے کا ارادہ ہے۔ ٹرمپ نے 500 ارب ڈالر کے اسٹارگیٹ اے آئی پروجیکٹ کا بھی اعلان کیا اور کہا کہ اوپن اے آئی، سافٹ بینک، اوریکل اے آئی میں 500 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کریں گی، اس سے ایک لاکھ ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے انتخابی وعدوں پر عملدرآمد شروع کر دیا، ایگزیکٹو آرڈر کے بعد غیر قانونی تارکین وطن کی گرفتاریوں کیلئے آپریشن کا آغاز ہوگیا۔

سوشل میڈیا پر عوام کو اکسانے کا الزام، ترکیہ میں اپوزیشن جماعت کے سربراہ گرفتار

استنبول ۔22/جنوری (ایجنسی) ترکیہ نے انتہائی دائیں بازو کی اپوزیشن جماعت کے سربراہ کو سوشل میڈیا پر پناہ گزینوں کی مخالفت میں پوسٹس کرنے اور عوام کو تشدد پر اکسانے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ خبر رساں ادارے ایسوی ایٹڈ پریس کے مطابق تارکین وطن کو پناہ دینے کی مخالفت کرنے والی جماعت 'وکٹری پارٹی' کے سربراہ اومیت اوزداغ کو پولیس نے پیر کے روز تحقیقات کی غرض سے حراست میں لیا تھا۔ اومیت اوزداغ پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ انہوں نے ایک روز قبل اپنی تقریر میں صدر رجب اردوغان کی توہین کی ہے۔ استنبول چیف پبلک پراسیکیوٹر کے دفتر نے اومیت اوزداغ کو صدر کی توہین کے الزام میں رہا کردیا تھا لیکن ساتھ ہی 'عوام کو نفرت اور مخالفت پر اکسانے' کے الزام میں گرفتاری کے احکامات جاری کردیے تھے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ پراسیکیوٹر نے اومیت اوزداغ کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کی گئی 11 پوسٹس ثبوت کے طور پر پیش کی ہیں۔ پراسیکیوٹر کے دفتر نے گزشتہ سال ترکیہ کے وسطی صوبہ قیصری میں شامی پناہ گزینوں کی مخالفت میں ہونے والے فسادات کا ذمہ دار بھی اومیت اوزداغ کو ٹھہرایا ہے۔ صوبہ قیصری میں ہونے والے فسادات میں شامی پناہ گزینوں کے سینکڑوں گھروں اور کاروباروں پر حملے کیے گئے تھے۔ استنبول کے میئر اکرم امام اوغلو اور آئندہ انتخابات میں صدر اردوغان کے ممکنہ حریف نے اومیت اوزداغ کے گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے ایکس پر لکھا 'ہر ایک جانتا ہے کہ یہ عدلیہ میں سیاسی مداخلت ہے۔' اکرم امام اوغلو ترکیہ کی بڑی اپوزیشن جماعت کے رکن ہیں جنہیں 2022 میں الیکٹورل بورڈ کے اراکین کی توہین کا مرتکب ٹھہرایا گیا ہے تاہم اپیل کورٹ سے سزا برقرار رہنے کی صورت میں وہ دو سال تک سیاسی سرگرمیوں میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ وکٹری پارٹی کے 63 سالہ سربراہ اومیت اوزداغ کا تعلق تعلیم کے شعبے سے رہ چکا ہے اور ترکیہ کی پناہ گزینوں کے حوالے سے پالیسی کی کھل کر مخالفت کرتے آئے ہیں۔

عراق: پارلیمنٹ نے دہشت گردی، چوری اور عائلی قوانین میں ترامیم منظور کرلیں

بغداد ۔22/جنوری (ذرائع) عراق کی پارلیمنٹ نے منگل کے روز کثیر جہتی ترامیم منظور کی ہیں۔ اس منظوری میں شادی کی عمر کے سلسلے میں نیا بل منظور کرلیا ہے۔ اس بل کی منظوری پر ملک میں شور مچا ہے کہ اس سے کم عمری میں شادیوں کی اجازت ہوجائے گی۔ پارلیمنٹ کی طرف سے اپنی ویب سائٹ پر کہا ہے کہ اس نے ذاتی حیثیت کے قانون میں ترمیم کی تجویز کے ساتھ ساتھ عام معافی کے قانون میں دوسری ترمیم کو اپنالیا ہے۔ 1959 کے ذاتی حیثیت کے قانون میں ترمیم لوگوں کو خاندانی معاملات جیسے شادی، وراثت، طلاق اور بچوں کی تحویل کے لیے مذہبی یا شہری ضوابط میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ تاہم ان نئی ترامیم کو پہلے مرحلے حقوق نسواں اور سول سوسائٹی کے گروہوں کی جانب سے شدید ردعمل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس خوف سے مسلمان لڑکیوں کی شادی کی عمر انتہائی کم ہوجائے گی۔ لیکن بعد ازاں ایک ترمیم شدہ ورژن نے پرانے قانون کی شقوں کو بحال کیا جو قانونی سرپرستوں اور جج کی رضامندی سے شادی کی عمر 18 یا 15 سال مقرر کرتی ہے۔ رکن پارلیمنٹ محمد انوز نے اے ایف پی سے اس بارے میں بات کرتے ہوئے کہا نئی ترامیم کے بعد جوڑے شیعہ یا سنی مسلم قوانین کا انتخاب کرسکتے ہیں، اور علما اور وکلاء کے پاس کمیونٹی کے لیے مخصوص ضابطے قائم کرنے کے لیے چار ماہ کا وقت ہوگا۔ یاد رہے پچھلے سال اکتوبر میں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے خبردار کیا تھا کہ یہ ترامیم خواتین اور لڑکیوں کو طلاق اور وراثت سے متعلق موجود تحفظ سے محروم کرسکتی ہیں۔ دریں اثناء پارلیمنٹ نے عام معافی کا قانون بھی منظور کیا ہے۔ جس سے سیاسی بلاکس کے درمیان اختلافات کو جنم دیا تھا۔ قانون متعدد جرائم کے مرتکب افراد کو دوبارہ ٹرائل کی اجازت مل گئی ہے۔ تقدم پارٹی جو کہ سب سے زیادہ بااثر سنی بلاک سے ہے اس نے معافی کے قانون کو اپنانے کا خیر مقدم کیا۔ عراق کی سنی کمیونٹی اس قانون پر نظر ثانی کرنے کی سب سے بڑا حامی رہی ہے، اور اس پر زور دیتی رہتی ہے کہ دہشت گردی کے الزامات پر تمام سزاؤں کا مکمل جائزہ لیا جائے۔ ممبر پارلیمنٹ محمد انوز کے مطابق اس قانون میں دہشت گردی سے متعلق جرائم کے لیے سزائیں شامل نہیں ہیں۔ جن کے نتیجے میں کسی شخص کی موت واقع ہوئی یا مستقل معذوری یا جس میں عراقی سیکورٹی فورسز سے لڑنا اور تنظیموں کی تخریب کاری شامل ہو۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

غیر مسلم صحافیوں کی خدمات

فرقہ پرستوں کے بھرم کو توڑنے کی ایک لاجواب کوشش

تعارف وتبصرہ : شکیل رشید

انگریزی زبان کا ایک لفظ ہے Myth جس کے کئی معنوں میں ایک معنی بھرم بھی ہے ۔ بھرم لفظ کے معنی ہیں کسی جھوٹ کو سچ مان لینا، بلکہ ایسا سچ مان لینا کہ جھوٹ، جو سچ مانا گیا ہے، ہمیشہ کے لیے مٹ جائے ۔ ایسا ہی ایک بھرم یہ کہنا یا ماننا ہے کہ اُردو مسلمانوں کی زبان ہے ہندوؤں کی نہیں ۔ معروف صحافی سہیل انجم نے اپنی تازہ ترین کتاب ’اردو صحافت کے فروغ میں غیر مسلم صحافیوں کی خدمات‘ کے ذریعے اس متھ یا بھرم کو توڑنے یا مٹانے کی قابل قدر کوشش کی ہے ۔ میں سہیل انجم کی کئی کتابوں پر تبصرہ کر چکا ہوں، اور اُن کی کتابوں کو پڑھ کر میری یہ رائے بنی ہے کہ وہ اردو صحافت کے ایک مورخ ہیں ۔ اس کتاب نے میری رائے کو مزید پختہ کیا ہے ۔ لوگ خوب جانتے ہیں کہ آج ملک پر، ایسے عناصر قابض ہیں، جو مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان نفرت کی ایک ایسی دیوار کھڑی کرنا چاہتے ہیں، جسے کبھی گرایا نہ جا سکے، اور دونوں ہی قوموں کے درمیان اتحاد اور یکجہتی کی ، بھائی چارے اور دوستی کی مشترکہ بنیادیں ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد ہو جائیں ۔ اردو زبان ان مشترکہ بنیادوں میں سے ایک ہے ۔ اب اردو کو صرف مسلمانوں کی زبان کا درجہ دے دیا گیا ہے، اور ہندی بلکہ سنسکرت آمیز ہندی ہندوؤں کی زبان قرار پائی ہے ۔ ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ فرقہ پرست عناصر کو - جو دونوں ہی جانب موجود ہیں - اپنی اپنی قوم کے کچھ ناسمجھوں کی حرکتوں سے اِس دراڑ کو، جسے بہت سے لوگ پاٹنے کی کوشش اب بھی کر رہے ہیں، وسیع کرنے کا اور اُردو زبان کو مسلمانوں کی زبان قرار دینے کا موقع ملا ہے، نتیجتاً زبان کو بہت نقصان پہنچا اور رہی سہی کسر آج کے حکمراں پوری کر رہے ہیں ۔ لیکن اُردو کو صرف مسلمانوں کی زبان قرار دینا اور ہندوؤں کو اس زبان سے خارج کر دینا ایک متھ ایک بھرم ہے، جسے اس کتاب کے توسط سے رد کیا جا سکتا ہے ۔

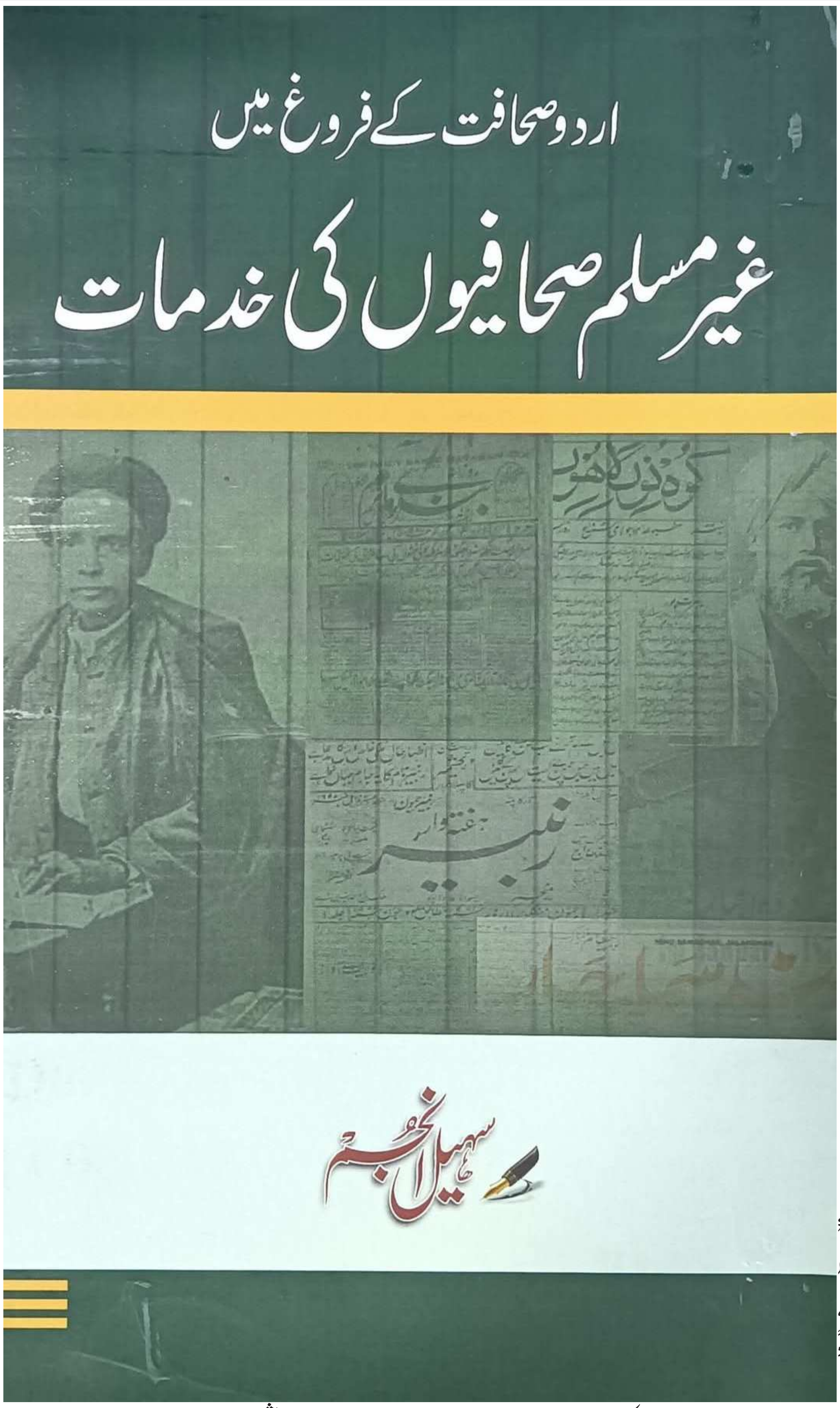

کتاب میں 55 غیر مسلم صحافیوں کا تذکرہ ہے، جن میں ا... صحافیوں ہری ہر دت اور سدا سکھ لعل کے نام بھی شامل ہیں، بلکہ سہیل انجم نے کتاب کا انتساب بھی انہی دو کے نام کیا ہے ہندوستان کے اولین صحافی بھی ہیں اور اردو صحافت کے بنیاداً اپنے ’پیش لفظ‘ میں لکھتے ہیں : ’’اب تقریباً یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ ’جامِ جہاں نما‘ ہی اردو کا پہلا اخبار تھا... اردو کا دوسرا اخبار پندرہ سال بعد مولوی محمد باقر نے دہلی سے 1837 میں نکالا جس کا نام ’دہلی اردو اخبار‘ تھا ۔ اس دوران اردو کے کئی اخبار نکلے ۔‘‘ یاد رہے ’جامِ جہاں نما‘ کے ایڈیٹر سدا سکھ لعل اور اس کے مالک ہری ہر دت تھے، جو خود ایک صحافی تھے ۔ سہیل انجم مزید لکھتے ہیں : ’’1822 سے لے کر 1900 تک بے شمار غیر مسلموں نے اردو اخبارات نکالے جن میں سے کئی بے حد معیاری اور مقبول تھے ۔ متعدد ہندو صحافیوں نے بھی مسلم صحافیوں کے مانند جنگِ آزادی میں شرکت کی اور اپنے اخبارات کے توسط سے برٹش حکومت کے خلاف جنگ لڑی ۔ یہاں اس حقیقت کی یاد دہانی ضروری ہے کہ اردو صحافت کی بنیاد غیر مسلموں نے رکھی اور انہوں نے مسلم صحافیوں کے ساتھ اس بنیاد پر شاندار محل کی تعمیر کی ۔ اگر یہ کہا جائے کہ اردو صحافت کے فروغ میں غیر مسلموں کی زبردست خدمات ہیں تو بیجا نہیں ہوگا ۔‘‘ ’پیش لفظ‘ میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ اس کتاب کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟ ’’وائے افسوس کہ اس موضوع پر تادمِ تحریر کوئی باضابطہ اور کتابی کام نہیں کیا گیا ۔ کچھ مصنفوں اور قلم کاروں نے الگ الگ مضامین میں ان کی (غیر مسلم صحافیوں کی) خدمات کو سراہا اور خراجِ عقیدت پیش کیا ہے، لیکن جتنے بھرپور انداز میں یہ کام ہونا چاہیے تھا، نہیں ہوا... میری ایک عرصے سے اس موضوع پر کام کرنے کی خواہش رہی ہے، اس کے لیے میں مواد اکٹھا کرتا رہا... ابتدا میں یہ خیال تھا کہ سوا سو یا ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل کتاب تیار ہو جائے گی ۔ لیکن جب میں نے کام شروع کیا تو وہ پھیلتا گیا ۔ حالانکہ میں اس کام سے مطمئن نہیں ہوں ۔ یہ ایک نامکمل اور ادھورا کام ہے ۔ اگر مزید تحقیق کی جائے اور غیر مسلم صحافیوں کی سوانح اور ان کے اخبارات کی تفصیلات پیش کی جائیں تو کم از کم ایک ہزار صفحات کی کتاب تیار ہو سکتی ہے ۔ میری خواہش ہے کہ میں اس نامکمل کام کو مکمل کروں ۔‘‘ اللہ اس خواہش کو پورا کروائے، آمین ۔ کسی ادارے کو سامنے آ کر اس اہم کام میں سہیل انجم کی مدد کرنا چاہیے ۔

کتاب میں 55 غیر مسلم صحافیوں کے تذکرہ کے علاوہ مصنف کے 13 مضامین بھی شامل ہیں ۔ مضامین اور غیر مسلم صحافیوں کے تذکرہ پر بات ہوگی، مگر اس سے پہلے علی گڑھ کے نوجوان محقق اسعد فیصل فاروقی کے ’مقدمہ‘ کا ذکر ہو جائے ۔ فاروقی نے ابتدا ہی میں یہ واضح کر دیا ہے کہ آج اردو زبان کو مسلمانوں کی زبان سمجھا جاتا ہے اور یہ بات ذہن میں بیٹھی ہوئی ہے کہ یہ زبان باہر سے آئی ہے، لیکن سچ یہ ہے کہ زبان کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تمل ناڈو، مغربی بنگال، آسام، کیرالہ وغیرہ کے مسلمانوں کی مادری زبان نہ ہندی ہے اور نہ اردو، لیکن اردو تمام ہندوستان اور ہندوستانیوں کے درمیان ایک رابطہ کی زبان رہی ہے ۔ اور اردو کی مقبولیت میں اردو صحافت کا مثبت کردار رہا ہے ۔ وہ لکھتے ہیں : ’’یہاں یہ واضح کرتے چلیں کہ اردو صحافت کی یہ ترقی صرف مسلمانوں کی مرہون منت نہیں رہی بلکہ اس کی ترقی میں غیر مسلم صحافیوں کا بھی کلیدی کردار رہا ہے ۔‘‘ اپنی تحریر میں فاروقی نے اردو صحافت کی مختصر تاریخ اور اس پر کیے گیے متعدد تحقیقی کاموں کا ذکر کیا ہے ۔ ان کا کہنا ہے کہ سہیل انجم کی کتاب اسی تحقیقی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے ۔ وہ لکھتے ہیں : ’’ایک ایسے وقت میں جب فرقہ پرستوں کی جانب سے ہندوستان میں اردو زبان کو بار بار تعصب کا شکار بنایا جاتا رہا ہے اور اس کو مسلمانوں کی زبان کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے سہیل انجم نے غیر مسلموں کی اردو صحافتی خدمات پر جو قلم اٹھایا ہے وہ قابل تحسین ہے اور اس موضوع پر ایک بڑا کام ہے ۔‘‘

سہیل انجم کے جو مضامین ہیں اُن میں سے ایک کا عنوان ہے ’اردو صحافت کی دو سو سالہ تاریخ : ایک مختصر جائزہ‘، اس میں مصنف نے کوزہ میں سمندر کے مصداق اردو صحافت کی پوری تاریخ چند صفحات میں سمو دی ہے ۔ دوسرا مضمون ’اردو کا پہلا اخبار جامِ جہاں نما‘ ہے، اس میں اردو کے اس پہلے اخبار کی تاریخ تفصیل کے ساتھ پیش کر دی گئی ہے ۔ سہیل انجم نے مختلف حوالوں سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جامِ جہاں نما اردو کا پہلا اخبار ہے، وہ لکھتے ہیں : ’’اردو کے پہلے اخبار کا مسئلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حل ہو گیا ہے ۔‘‘ تیسرا مضمون ’اردو صحافت کی خصوصیات‘ پر، چوتھا مضمون ’غیر مسلم صحافیوں کی کہکشاں‘ اور پانچواں مضمون ’اخبار سوراجیہ کی قربانیاں‘ کے عنوان سے ہے ۔ یہ مضمون اخبار سوراجیہ کی جنگِ آزادی میں خدمات کو اجاگر کرتا ہے ۔ اس اخبار میں ’بغاوت‘ کی خبریں شائع ہوتی تھیں ، اس کے چار ایڈیٹروں کو قید و بند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا تھا ۔ یہ اخبار الہ آباد سے، لوکمانیہ تلک کے آشیرواد سے نکلا تھا ۔ اس مضمون کے بعد 55 غیر مسلم صحافیوں کے تذکرے ہیں، جن میں کئی نام ہم سب کے لیے شناسا ہیں، جیسے منشی نول کشور، منشی دیا نرائن نگم، لالہ لاجپت رائے، سردار دیوان سنگھ مفتون، فکر تونسوی، کلدیپ نیر، جی ڈی چندن، گوپال متل، موہن چراغی، مخمور جالندھری، سوم آنند، بلراج مین را وغیرہ ۔ ایک نام پی پی مسیح کا ہے، جو ان دنوں روزنامہ ’تیج‘ کے ایڈیٹر ہیں ۔ سہیل انجم نے ’ہندو مذہب کے اخبارات‘، ’سکھ مذہب کے اخبارات‘ اور ’عیسائی مشنریوں کے اخبارات‘ کے عنوان سے ان کی تفصیلات دی ہیں ۔ ’ہند سماچار کی کہانی‘ ہے، سنتوش بھاٹیہ پر ایک مضمون ہے، اردو کے ایک امریکی مجاہد ڈاکٹر برائن کیوسلور پر ایک مضمون ہے ۔ ڈاکٹر برائن ’وائس آف امریکہ‘ کی اردو سروس کے سربراہ تھے ۔ ایک مضمون کا عنوان ’اردو اخبارات کی ڈائرکٹریز‘ ہے، اور ایک مضمون ’اردو صحافیوں کی خدمت میں‘ کے عنوان سے ہے، جس میں وہ لکھتے ہیں : ’’اردو صحافیوں کی جو آخری نسل ہے وہ تو اپنا کام کر چکی ہے ۔ دوسری نسل بھی اپنا کام مکمل کرنے کے راستے پر گامزن ہے ۔ البتہ جو تیسری نسل ہے اس کو ابھی اس راستے پر بہت دور تک جانا ہے ۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ صحافت کے رموز و نکات سے واقف ہو ۔ خبر سازی کیا ہوتی ہے ۔ جملے کیسے لکھے جاتے ہیں ۔۔۔‘‘ اس گزارش پر غور بلکہ عمل ضروری ہے، تاکہ اردو صحافت کا وجود باقی رہے ۔ کتاب کے آخر میں ’ماخذ‘ اور مصنف کے سوانحی کوائف ہیں ۔ یہ ایک شاندار کتاب ہے، اس کے لیے سہیل انجم مبارکباد کے مستحق ہیں، اور ’نعمانی کیئر فاؤنڈیشن لکھنؤ‘ بھی جس نے بڑی خوب صورتی سے یہ کتاب شائع کی ہے ۔

کتاب 368 صفحات پر مشتمل ہے، قیمت 500 روپیے ہے ۔ اسے حاصل کرنے کے لیے 9818195929 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے ۔

ادب میں تنقید کی ضرورت اور اس کی اہمیّت

نظیر صدیقی

دنیا کی ہر زبان کا ادب نثر و نظم کی شکل میں ہوتا ہے۔ ہر زبان کے ادب کو آسانی سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جو انسان اور انسانی زندگی کے بارے میں لکھا گیا مثلاً داستان، ناول، افسانہ، ڈراما، نظم، غزل وغیرہ ادب کی ان اقسام کو تخلیقی ادب کہا جاتا ہے۔ اس تخلیقی ادب کے بارے میں جو کچھ لکھا جاتا ہے اسے تنقیدی ادب کہا جاتا ہے۔ یہ تنقید کی کوئی مکمل تعریف نہیں ہے۔ دراصل یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ادب کی ایک بڑی تقسیم تو نثر و نظم کے اعتبار سے ہے یعنی ایک نثری ادب ہوتا ہے اور دوسرا شعری ادب۔ ادب کی دوسری بڑی تقسیم یہ ہے کہ ادب کا ایک حصہ تخلیقی ادب کہلاتا ہے اور دوسرا حصہ تنقیدی ادب۔

تنقیدی ادب کی بنیاد تخلیقی ادب پر ہوتی ہے۔ اگر دنیا میں تخلیقی ادب نہ ہوتا تو تنقید ادب بھی نہ ہوتا۔ وجہ ظاہر ہے تنقیدی ادب تخلیقی ادب کی تشریح کرنے وار اس کی قدر و قیمت کا تعین کرنے سے وجود میں آتا ہے۔ اگر تخلیقی ادب نہ ہو تو تنقیدی ادب کس چیز کی توضیح کرے گا اور کس چیز کی قدر و قیمت متعین کرے گا؟

اب یہ بات واضح ہوگئی کہ تخلیقی ادب پہلے وجود میں آتا ہے اور تنقیدی ادب بعد میں۔ نتیجتاً تخلیقی ادب کو اوّلین اہمیت حاصل ہے اور تنقیدی ادب کو ثانوی اہمیت۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ ہر تخلیقی فن کار اول درجے کا فن کار ہوتا ہے اور ہر تنقید نگار دوسرے درجے کا تنقید نگار۔ تخلیقی فن کار بھی دوسرے اور تیسرے درجے کا ہوسکتا ہے اور تنقید نگار بھی اوّل درجے کا ہوسکتا ہے لیکن بہترین تخلیقی ادب کے مقابلے میں بہترین تنقیدی ادب کا درجہ ثانوی ہی رہے گا۔ دنیا کا بہترین تخلیقی ادب انسانی تاریخ کے ہر دور میں شگفتہ اور شاداب رہتا ہے، جب کہ ایک دوسرا بہترین تنقیدی ادب دوسرے دور میں اپنی تازگی اور توانائی کھوتا چلا جاتا ہے۔ اس صورت حال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہر دور کے بہترین تخلیقی ادب کی بنیاد پر سو تنقیدی نظریے وجود میں آتے ہیں لیکن کوئی نظریہ ایسا نہیں ہوتا جس کی اہمیت اور عظمت ہر دور میں قائم رہ سکے۔ بہترین تخلیقی ادب کی دلکشی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ لیکن بہترین تنقیدی ادب کی دلچسپی ہمیشہ برقرار نہیں رہتی۔ تخلیقی ادب کے بارے میں خیالات اور نظریات بدلتے رہتے ہیں، جب کہ تخلیقی ادب ہمیشہ جوں کا توں رہتا ہے۔ اس میں ایک نقطے کی بھی کمی یا بیشی نہیں ہوتی۔ اس تاریخی صورت حال کی بنا پر یہ سوال اکثر سامنے آتا رہا ہے کہ کیا ایک تنقید نگار اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے، جتنا ایک فن کار۔ دوسرے لفظوں میں یہ سوال یوں بھی کیا گیا ہے کہ کیا اچھی تنقید ایک اچھی تخلیق کے برابر ہوتی ہے، کیا ادب میں تنقید کا مرتبہ وہی ہے جو تخلیق کا ہے؟

اس سوال کے جواب میں اختلافات رہے ہیں، خصوصاً تنقید نگاروں کا طبقہ آسانی سے یہ بات تسلیم نہیں کرتا کہ تنقید تخلیق سے کمتر درجے کی چیز ہے۔ عہد حاضر کے عظیم شاعر اور نقاد ٹی ایس ایلیٹ نے تنقید اور تخلیق کی عدم مساوات کو کم یا ختم کرنے کے لیے یہ بات کہی ہے کہ اچھے تنقید شعور کے بغیر اچھی تخلیق وجود میں نہیں آسکتی۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے لیکن ایک اچھے فن پارے اور اس کے بارے میں ایک اچھے تنقیدی مضمون کا فرق باقی رہ جاتا ہے۔ عام طور پر ایک اچھا فن پارہ ایک اچھے تنقیدی مضمون سے زیادہ پائیدار ثابت ہوتا ہے۔

تنقید تخلیق سے کمتر درجے کی چیز ہے یا اس کی ہم سر؟ ممکن ہے اس سوال کا کوئی حتمی فیصلہ نہ ہوسکے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تنقید ادب کے لیے نہایت ضروری ہے۔ جس طرح زندگی کو سمجھنے کا فریضہ ادب انجام دیتا ہے، اسی طرح ادب کو سمجھنے کا فریضہ تنقید انجام دیتی ہے۔ جس طرح ادب زندگی کے ادراک کا نہایت حساس آلہ ہے، اسی طرح تنقید ادب کے ادراک کا نہایت حساس آلہ ہے۔ ادب کے بغیر زندگی نہیں سمجھی جاسکتی، تنقید کے بغیر ادب نہیں سمجھا جاسکتا۔ جس طرح ادیبوں اور شاعروں کی حساسیت زندگی کے ناقابل گرفت پہلوؤں کو گرفت میں لے لیتی ہے، اسی طرح تنقید نگار کی ذہانت اور نکتہ رسی ادب کی باریک ترین خوبیوں اور خامیوں کو شعور کے دائرے میں لے آتی ہے۔ ادب وہ آنکھ ہے جس کے ذریعے انسان زندگی کو دیکھتا ہے اور تنقید وہ آنکھ ہے جس کے ذریعے وہ خود ادب کو دیکھتا ہے۔ زندگی کی تعبیر کرنا ادب کا کام ہے اور ادب کی تعبیر کرنا تنقید کا کام۔ دنیا کے بڑے شاعروں، ڈراما نگاروں، ناول نگاروں اور افسانہ نگاروں نے انسانی زندگی کو پڑھ کر بتایا کہ زندگی کیا ہے اور وہ کتنے زاویوں سے دیکھی جاسکتی ہے۔ دنیا کے بڑے تنقید نگاروں نے ادب کو پڑھ کر بتایا کہ ادب کیا ہے اور وہ کس طرح زندگی کی عکاسی کرتا ہے، کس طرح لفظوں کی مدد سے حقیقت پر فتح پاتا اور کس طرح لفظوں کے ذریعے مصوری اور موسیقی دونوں کا حق ادا کرتا ہے۔ ادب اگر زندگی کا عکس ریز ہے تو تنقید خود ادب کا عکس ریز ہے۔

تنقید کی تعریف

یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ دنیا کی ہر زبان میں ادب کا آغاز شاعری سے ہوا نہ کہ نثر سے۔ تنقید بنیادی طور پر ادب کی نثری اصناف میں سے ہے گو عالمی ادب کی تاریخ میں کہیں کہیں منظوم تنقید کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ ادب کی ایک نثری صنف کی حیثیت سے تنقید شاعری کے بعد وجود میں آئی۔ لیکن جب تنقید وجود میں آئی تو اس میں پہلا سوال یہ نہیں اٹھا کہ تنقید کیا ہے بلکہ تنقید نے پہلا سوال یہ اٹھایا کہ شاعری کیا ہے؟ اس کی ماہیت کیا ہے؟ اس طرح کے سوال ادب کے پہلے نقاد افلاطون اور ارسطو نے بھی اٹھائے اور اردو میں تنقید کے بانی مولانا حالی نے بھی اسی قسم کے سوالات سے بحث کی۔ چونکہ یونان میں عظیم شاعری نے ڈرامے یا ٹریجڈی کے اصول و اجزا سے بھی بحث کی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تنقید نے نہ صرف شاعری سے متعلق نئے مباحث چھیڑے بلکہ ادب کی جو نئی اصناف وجود میں آتی چلی گئیں (مثلاً ناول اور افسانے) تنقید ان سے متعلق بنیادی سوالات اور مسائل کی نہ صرف نشاندہی کرتی چلی گئی بلکہ ان کے جوابات اور حل بھی فراہم کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ نتیجتاً تنقید کی کئی اقسام وجود میں آگئی ہیں۔

تنقید ادب کی تخلیقی اصناف کو جانچنے اور پرکھنے کے عمل سے وجود میں آئی تھی یعنی پہلے ادب کی تخلیقی اصناف پر تنقید شروع ہوئی لیکن وہ یہیں تک محدود نہیں رہی۔ ابتدا ہی میں تنقید پر تنقید کا سلسلہ بھی عمل میں آگیا۔ افلاطون اور ارسطو نے شاعری کے بارے میں جو کچھ کہا، وہیں سے تنقید پر تنقید کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تنقید ادب کی صرف تخلیقی اصناف پر اظہار خیال کا نام نہیں بلکہ خود تنقید پر اظہارِ خیال کا نام بھی تنقید ہے۔ سوال یہ ہے کہ تنقید کیا ہے، تنقید کسے کہتے ہیں؟ تنقید کے لغوی معنی پرکھنے اور جانچنے کے ہیں۔ کلام کے عیوب و محاسن کو پرکھنے کے عمل کا نام تنقید ہے۔ اگر پرکھنے کے عمل پر غور کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ تنقید تین قسم کے فرائض انجام دیتی ہے:

1 تنقید کلام کے محاسن اور معائب کی نشاندہی کرتی ہے۔

2 محاسن اور عیوب کے اعتبار سے کلام کے اچھے یا برے ہونے پر حکم لگاتی ہے۔

3 اگر کلام اچھا ہے تو اس کلام کے مرتبے کو متعین کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

تنقید کے یہ تینوں فرائض نہایت مشکل فرائض ہیں۔ ادب کے عام قارئین نہ تو کلام کے محاسن کی نشاندہی کر پاتے ہیں نہ معائب کی۔ وہ انگلی رکھ کر نہیں بتا سکتے کہ کس کے کلام میں یہ یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں اور یہ یہ خامیاں۔ کلام کے محاسن اور معائب کو جاننے اور پہچاننے کے لیے زبان، قواعد، علم بدیع، علم بیان اور علم عروض ان سب سے گہری واقفیت چاہیے اور ان کے علاوہ بھی کئی علوم کا علم ضروری ہے، مثلاً فلسفہ، نفسیات، عمرانیات، تاریخ اور تصوف وغیرہ۔ شعر و ادب کا قاری جس قدر وسیع علم سے بہرہ ور ہوگا اسی قدر کسی شاعر کے کلام کی خوبیوں اور خامیوں کو گہری نظر سے دیکھ سکے گا۔

تنقید میں کسی کام کے محاسن اور معائب کی نشاندہی کرنا کافی نہیں، یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ مجموعی طور پر زیر بحث کلام اچھا ہے یا برا۔ ایک اچھی اور ایک بری نظم یا غزل میں فرق کرنا تنقید کے مشکل ترین فرائض میں سے ہے۔ یہاں کلام کے محاسن اور معائب کا علم ہی نہیں بلکہ اس چیز کی بھی ضرورت پڑتی ہے جسے سخن شناسی کہتے ہیں یعنی شعر کو پہچاننا یا اسے پہچاننے کی صلاحیت۔ قدیم ادب کے مقابلے میں جدید ادب کے اچھے یا برے ہونے کو پہچاننا اور بھی مشکل ہوتا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے نقادوں نے بھی جدید ادب اور جدید شاعر کو پہچاننے میں زبردست ٹھوکریں کھائی ہیں۔ نتیجتاً وہ اہم کو غیر اہم اور غیر اہم کو اہم قرار دے گئے ہیں۔

تنقید میں یہ جاننا بھی کافی نہیں کہ یہ نظم یا غزل اچھی ہے یا بری۔ اگر اچھی ہے تو متعلقہ ادب میں اس کا مرتبہ کیا ہے۔ آیا وہ اول درجے کی چیز ہے یا دوم درجے کی یا اس سے بھی کمتر؟ گویا درجہ بندی بھی تنقید کا ایک فرض ہے۔

ہر زمانے کا ادب اس زمانے کے مزاج اور معیار یعنی معاصرانہ مزاج اور معیار سے پرکھا جاتا ہے اور اسی مزاج اور معیار کے مطابق اسے اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں نظیر اکبر آبادی جیسے بڑے شاعر کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ انھیں بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ انیسویں صدی میں نظیر اکبر آبادی کو اردو کے چار پانچ بڑے شاعروں میں شمار کیا جانے لگا اور غالب کے مقابلے میں ذوق کا نام لینا بھی بدذوقی کی علامت تصور کیا جانے لگا۔ اس صورت حال سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ تنقید شاعروں اور ادیبوں کے سروں پر اہمیت کا تاج رکھتی بھی ہے اور ان کے سروں سے اہمیت کا تاج اتارتی بھی ہے۔ اس بنا پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ تنقید کے فیصلے ناقابل اعتبار ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ کوئی بھی تنقیدی فیصلہ حتمی اور ابدی نہیں ہوتا لیکن یہ بات تنقید ہی کے ذریعے دریافت کی جاتی ہے کہ کسی کی شاعری یا کسی کا ادب وقتی اہمیت کا حامل ہے یا ابدی عظمت کا مالک۔ اس بات کے دریافت کرنے میں بعض اوقات صدیاں گزر جاتی ہیں۔ شیکسپیئر کو شیکسپیئر بننے میں تقریباً چار سو سال کی تنقید بحثوں کو دخل ہے اور غالب کی موجودہ عظمت بھی تقریباً ایک سو سال کی تنقیدی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ تنقیدی فیصلوں میں غلطیوں کا امکان ضرور ہے لیکن تنقید اپنی ساری لغزشوں کے باوجود صحیح فیصلوں تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ کوئی بھی تخلیقی فنکار (شاعر، ناول نگار، افسانہ نگار، ڈراما نگار وغیرہ) کسی تنقید نگار کے نظریے کے مطابق فن کی تخلیق نہیں کرتا لیکن اس کی فنی تخلیقات میں اس کے تنقیدی شعور کو ضرور دخل ہوتا ہے۔ تنقیدی شعور تخلیقی اور تنقیدی ادب کے مطالعے سے پیدا ہوتا ہے جس ادیب اور شاعر کا تنقیدی شعور جتنا بہتر ہوگا اس کا ادب اور اس کی شاعری بھی دوسروں سے اتنی ہی بہتر ہوگی۔ میر، غالب اور اقبال جیسے شاعر تنقید نگار تو نہیں تھے لیکن نہایت اعلیٰ درجے کا تنقیدی شعور ضرور رکھتے تھے اور اسی لیے وہ نہایت اعلیٰ درجے کے شاعر بن سکے۔

نظری تنقید اور عملی تنقید

تنقید کو اگر دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ایک کو نظری تنقید کہیں گے اور دوسرے کو عملی تنقید۔ نظری تنقید سے مراد وہ نظریات ہیں جو تنقید نے شعر و ادب کے بارے میں قائم کیے ہیں اور عملی تنقید سے مراد کسی ادیب یا شاعر کا تنقیدی مطالعہ ہے جس میں اس کے ادب یا شاعری کا تجزیہ، تحسین، محاکمہ اور درجہ بندی سبھی کچھ شامل ہے۔

علم و فن کی ترقی کے ساتھ ساتھ شعر و ادب کے تصورات اور نظریات نہ صرف بدلتے رہے ہیں بلکہ ان کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا ہے۔ اس اضافے کے اعتبار سے آج کل مغربی ادب میں نظری تنقید کی سات قسموں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے جو حسب ذیل ہے:

(1) اخلاقی تنقید (2) نفسیاتی تنقید (3) اساطیری تنقید

(4) عمرانیاتی تنقید (5) جمالیاتی تنقید (6) ساختیاتی تنقید

(7) وجودی تنقید

یہاں مغربی ادب کے حوالے سے تنقید کی اقسام پر گفتگو کرنے کی دو خاص وجہیں ہیں:

(1) سائنس کی طرح ادب میں بھی مغرب کئی صدیوں سے مشرق کے مقابلے میں رہبرانہ حیثیت (leading position) کا حامل ہے۔

(2) اردو ادب میں تنقید کی صنف مغرب کے اثر سے آئی ہے اور اس کی نشو و نما پر مغرب ہی کا اثر زیادہ ہے۔

اب یہاں نظری تنقید کی مندرجہ بالا اقسام کی مختصر وضاحت ضروری ہے۔ ان میں سے اول الذکر پانچ اقسام کی وضاحت میں ڈبلیو اسکاٹ (W. Scott) کی مرتب کردہ کتاب Five Approaches of Literary Criticism, Macmillan Ltd. London سے خاصا استفادہ کیا گیا ہے۔

اخلاقی تنقید

اخلاقی تنقید ادب کی طرف اخلاقی رویے کا نام ہے۔ ہر ادب پارہ یا فن پارہ دو چیزوں سے عبارت ہوتا ہے۔ ہیئت اور معنی سے۔ اخلاقی تنقید ہیئت سے زیادہ بلکہ اکثر اوقات ہیئت کی بجائے معنی سے تعلق رکھتی ہے یعنی اخلاقی تنقید کا مسئلہ 'کیا کہا گیا' ہے نہ کہ کیسے کہا گیا ہے۔ اخلاقی تنقید کسی فن پارے کے متن کو اخلاقی معیار پر پرکھتی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ زیر بحث فن پارہ کس قسم کی اخلاقی اقدار کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اخلاقی تنقید کسی فن پارے کی ہیئت یا حسن سے اتنی دلچسپی نہیں لیتی جتنی اس کی افادیت سے۔ جمالیاتی تنقید فن پارے کی ہیئت کو اہمیت دیتی ہے جب کہ اخلاقی تنقید فن پارے کے متن کو۔ اس فرق کو کیا اور کیسے کے الفاظ سے بھی بیان کیا جاسکتا ہے۔ اخلاقی تنقید یہ دیکھتی ہے کہ کیا کہا گیا اور جمالیاتی تنقید اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ کیسے کہا گیا۔

اخلاقی تنقید ادب کو زندگی کی تنقید کے نقطۂ نظر سے دیکھتی ہے۔ وہ ادب کے ان مقاصد سے تعلق رکھتی ہے جو انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اخلاقی تنقید میں انسان کا تجزیہ یہ ہے کہ انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو اپنی عقل اور اپنے اخلاقی معیار کی بنیاد پر جانور سے مختلف ہے۔ وہ ایک آزاد مخلوق ہے۔ اس کے اندر حیوانی میلانات ضرور موجود ہیں لیکن اس کے اندر یہ قدرت موجود ہے کہ اس کی عقل ان میلانات کو اپنے قابو میں رکھ سکے۔

ادب کی طرف اخلاقی رویہ ادب یا تنقید کا قدیم ترین رویہ ہے جس کی ابتدا افلاطون سے دیکھی جاسکتی ہے۔ اس کی نظر ہمیشہ ادب یا شاعری کے اخلاقی اثر پر رہتی تھی جس کی بنا پر اس نے اپنی مثالی ریاست سے شاعر کو نکال دیا تھا۔ تنقید کی مغربی تاریخ میں افلاطون سے لے کر بیسویں صدی تک ادب کی طرف اخلاقی رویے کا تسلسل ملتا ہے۔ نشاۃ ثانیہ کے زمانے میں فلپ سڈنی اسی رویے کا نمائندہ ہے۔ اٹھارہویں صدی میں ڈاکٹر جانسن، انیسویں صدی میں میتھیو آرنلڈ اور بیسویں صدی میں دوسری شخصیات کے علاوہ ٹی ایس ایلیٹ اس رویے کے خاص نمائندے ہیں۔ ڈاکٹر جانسن شعر و ادب کے اخلاقی متن کو جانچنا ضروری گردانتا تھا۔ ٹی ایس ایلیٹ کا یہ جملہ بے حد مشہور ہے کہ 'ادب کی عظمت ادبی معیاروں سے متعلق نہیں ہوسکتی گو ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی تحریر ادب ہے یا نہیں اس کا فیصلہ صرف ادبی معیاروں سے ہوسکتا ہے۔'

بیسویں صدی میں اخلاقی تنقید کے مغربی نمائندوں نے ادب کے دو اہم میلانات کی شدید مخالفت کی۔ ایک فطرت نگاری (naturalism) کی۔ دوسرے رومانیت (romanticism) کی۔ فطرت نگاری انسان کا نہایت حقارت آمیز تصور پیش کرتی ہے اور اسے آزادی اور ذمہ داری سے محروم دکھاتی ہے۔ رومانیت میں انسانی انا کی پرورش حد سے زیادہ ہے اور اس کا اظہار بھی کسی حد تک پابند نہیں۔

بیسویں صدی کے ان امریکی نقادوں میں جو اخلاقی تنقید کے ممتاز ترین نمائندے ہیں پال ایلمر مور (Paul Elmer More) ارونگ بیبٹ (Irwing Babbit) اور نارمن فورسٹر (Norman Forster) وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

برطانوی نقاد ٹی ای ہیوم (T.E. Hulme) بھی ادب کی طرف اخلاقی رویے کا طرف دار تھا لیکن اس نے اپنے اور امریکی نقادوں کے موقف میں ایک فرق ظاہر کیا۔ اس نے یہ سوال اٹھایا کہ جو نقاد ادب کی طرف اخلاقی رویے کے حامی ہیں ان کے اخلاقی معیاروں کو مافوق الفطرت جواز حاصل ہے یا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے اخلاقی معیار و اقدار کی بنیاد کسی مذہب پر ہے یا نہیں۔

ادب اور اخلاقیات کا رشتہ، اخلاقیات اور مذہب کے رشتے تک لے جاتا ہے۔ لیکن عہد حاضر کے بہت سے مفکرین اور ناقدین انسانی زندگی کے لیے اخلاقیات کی ضرورت پر اصرار کرنے کے باوجود کسی مذہب سے وابستہ ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔

یورپ کی مارکسی تنقید بھی بنیادی طور پر اخلاقی تنقید ہے لیکن اس میں مذہب کا کوئی تصور نہیں ہے۔ مشرق میں غیر مذہبی ہونے کا ایک مفہوم مارکسی ہونا بھی ہے گو اس کے معنی یہ نہیں کہ جو مذہبی نہیں ہے وہ مارکسی ضرور ہوگا۔

عہد حاضر کے اخلاقی نقادوں میں برطانوی نقاد ایف آر لیوس اور آئیور ونٹرز (Yvor Winters) کا ذکر بھی نہایت ضروری ہے۔ ان نقادوں کی تحریروں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ادب میں اخلاقی اقدار کی موجودگی کیا معنی رکھتی ہے اور ان اقدار کی جستجو کا زاویہ کیا ہونا چاہیے۔ ادب میں اخلاقی اقدار پر زور دینے کے معنی ادب کو وعظ و نصیحت کا مجموعہ بنانے کے نہیں بلکہ انسان کی حیاتیاتی جدوجہد میں اخلاقی کشمکش کے کردار کا مطالعہ ہے۔

اردو ادب میں تنقید حالی سے شروع ہوتی ہے اور حالی کا دور اردو ادب کا وہ دور ہے جب سرسید کے اثر سے شعر و ادب کی طرف اخلاقی رویے کا آغاز ہو چکا تھا۔ ادب اپنا مقصد آپ نہیں رہ گیا تھا بلکہ وہ معاشرتی اور قومی مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بن چکا تھا۔ سرسید نے اپنی قومی اصلاح کے لیے جو تحریک شروع کی تھی وہ بڑی حد تک ادب ہی کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کر رہی تھی۔ سرسید کے ساتھیوں میں حالی، شبلی اور نذیر احمد سب سے نمایاں تھے۔ ادب کی طرف ان تینوں کا رویہ اپنے وسیع ترین معنوں میں اخلاقی تھا۔ حالی نے 'مقدمہ شعر و شاعری' میں اخلاق اور شاعری کے تعلق پر زور دیا اور شعر و ادب کے متن پر معاشرتی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے غور کرنے کی ترغیب دی۔

حالی کے بعد سے لے کر اس وقت تک اردو ادب کے جو تنقید نگار منظر عام پر آئے ان میں اخلاقی تنقید کی نمائندگی کرنے والوں کا کوئی باقاعدہ گروہ نظر نہیں آتا لیکن انفرادی سطح پر پروفیسر رشید احمد صدیقی یقیناً اخلاقی تنقید کی نمائندگی کرنے والے نقاد تھے۔ ان کے تنقیدی مضامین میں ادب کے متن پر جو تنقید ملتی ہے وہ جمالیاتی نقطۂ نظر سے زیادہ اخلاقی نقطۂ نظر پر مبنی ہے۔ 1936 کے بعد اردو میں جو ترقی پسند تنقید سامنے آتی ہے وہ مارکسی تنقید ہونے کی بنا پر اخلاقی تنقید کہلانے کی مستحق ہے۔ ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری، پروفیسر مجنوں گورکھپوری، پروفیسر احتشام حسین، پروفیسر ممتاز حسین، سجاد ظہیر، سردار جعفری، یہ سب لوگ ادب کی ہیئت کی بجائے اس کے متن پر بحث کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ادب کی طرف ان کا رویہ اخلاقی کہا جاسکتا ہے گو ان کی اخلاقیات حالی کی اخلاقیات سے بہت مختلف ہے۔ ترقی پسندوں کے تصور حیات میں معاشی نظام کو اولیت حاصل ہے۔ ان کے نزدیک زندگی کے باقی سارے پہلو معاشی نظام کے تابع ہوتے ہیں۔ تہذیبی اور اخلاقی اقدار کی نوعیت معاشی نظام کی نوعیت پر منحصر ہوتی ہے جیسا معاشی ڈھانچہ ہوگا ویسی ہی تہذیبی اور اخلاقی اقدار بھی ہوں گی۔

قیام پاکستان کے بعد اخلاقی تنقید کی سب سے بڑی مثال حسن عسکری ہیں۔ یوں تو وہ قیام پاکستان سے پہلے سے تنقید لکھ رہے تھے اور ان کی تنقید پڑھنے والوں کو ہمیشہ چونکاتی رہی۔ لیکن شروع میں ان کا نقطۂ نظر جمالیاتی زیادہ تھا اور اخلاقی کم۔ بعد میں ان کے اخلاقی انداز نظر میں اتنی شدت پیدا ہوگئی کہ وہ حقیت اور روایت کے صرف مذہبی اور مابعد الطبیعیاتی تصور کی بنیاد پر ادب کو پرکھنے لگے۔ اس سلسلے میں ان کے سب سے نمائندہ مضامین 'روایت کیا ہے' اور 'اردو کی ادبی روایت کیا ہے' خاص طور پر مطالعے کے مستحق ہیں۔ یہ دونوں مضامین ان کی کتاب 'وقت کی راگنی' میں شامل ہیں۔ ان کے تنقیدی مضامین کے پہلے مجموعے 'انسان اور آدمی' کے تقریباً سارے مضامین ادب کی طرف ان کے اخلاقی رویے کی بہترین ترجمانی کرتے ہیں۔

سلیم احمد جو حسن عسکری کے شاگرد رشید تھے ادب سے ان کی دلچسپی بھی اخلاقی تھی۔ ان کے مضامین بھی اخلاقی تنقید کے عمدہ نمونے ہیں۔ تنقید نگار کا اخلاقی نقطۂ نظر ادب میں صرف اخلاقی مضامین و موضوعات تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھتا بلکہ وہ ادب کے معاشرتی، سیاسی، مذہبی اور مابعد الطبیعیاتی متن و مسائل کا بھی جائزہ لیتا ہے۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com